بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

Regd No. D 67

بحرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۸ — شمارہ ۱۵

The
Weekly
Badr
Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

۲۲ محرم ۱۳۸۹ھ — ۱۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش — ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۳ شہادت کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ٹائیفائیڈ کا احتیاطی ٹیکہ لینے کی وجہ سے کل سارا دن حرارت اور جسم میں درد کی تکلیف رہی، آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۹ شہادت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

● — مدرسہ احمدیہ کے سالانہ امتحانات شروع ہیں۔ ماہ مئی (ہجرت) سے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوگا۔ پہلی جماعت کا داخلہ بھی اسی وقت سے شروع ہو جائے گا۔ اس کلاس میں داخلہ لینے والے طلباء اس بارے میں دفتر نظارت تعلیم قادیان کی طرف جلد رجوع کریں۔

ماریشس کی جماعت ہائے احمدیہ کا دو روزہ کامیاب جلسہ سالانہ

ملکی اخبارات میں جلسہ کا چرچا ٹیلی ویژن پر دو مرتبہ جلسہ کی فلم دکھائی گئی!

اہم شخصیتوں کی شرکت۔ پُرلطف تقاریر۔ اسلامی لٹریچر کی نمائش اور اخوتِ اسلامی کا عملی مظاہرہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے ماریشس کی احمدیہ جماعتوں کو اس سال جلسہ سالانہ دو دن کے لئے منعقد کرنے کی توفیق دی۔ (اس سے پہلے یہ ایک ہی دن ظہر اور عصر کی نمازوں کے درمیان ہوا کرتا تھا) جو ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے۔ اور احمدیوں کے لئے باعثِ ازدیادِ ایمان ثابت ہوا اور غیروں کے لئے اسلام اور احمدیت کی حقیقت کو سمجھنے میں مدد ملی۔ الحمدللہ۔

جلسہ کی تیاری

گذشتہ سال ستمبر میں میری درخواست پر ہماری مرکزی مجلسِ عاملہ نے جلسہ سالانہ کو دو دن کے لئے منعقد کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ مگر ہم مقامی حالات اور گذشتہ تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے ڈرتے تھے کہ یہ کہاں تک کامیاب ہوگا۔ بعض فنڈ اکٹھا کرنے کا فیصلہ ہوا اور کمیٹی ممبران میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے شعبہ کا چارج لیا۔

۱۔ پروگرام: منصور بشیر الدین صاحب سکرٹری تعلیم
۲۔ سٹیج کنٹرول: حاجی احمد اللہ بخول سکرٹری جائیداد
۳۔ مہمان نوازی: شمس یاد علی سکرٹری خاص فنڈز
۴۔ خوراک: محمد حنیف جواہر پریذیڈنٹ۔
۵۔ پانی صفائی: عبدالرفیق جواہر سکرٹری مال۔
۶۔ بجلی و لاؤڈ سپیکر: حسن رمضان سکرٹری وقف عارضی
۷۔ پبلسٹی: مبارک رمضان سکرٹری تبلیغ۔
۸۔ نمائش لٹریچر: ابوطالب کالو سکرٹری اشاعت
۹۔ جنرل کام و انتخاب: ناصر احمد سوکیہ جنرل سیکرٹری۔
۱۰۔ جنرل نگرانی خاکسار کے سپرد ہوئی۔

● — پروگرام تیار کر کے ایک ہزار طبع کروا کر تقسیم کرتے رہے۔ خاص دعوتی کارڈ بھی ۳۰۰ کی تعداد میں تیار کروائے گئے۔ ڈاک کے علاوہ خاکسار اور میرے دو نائب مبلغین نے ملک میں خود دورے کر کے تقسیم کئے اور ملک کے کونے کونے میں خبر پہنچانے میں ریڈیو اور T.V. کے علاوہ مقامی اخباروں نے بھی تعاون کیا جس کے لئے خاکسار کو سیکرٹری صاحب پبلسٹی کے ہمراہ سب مدیروں سے ملنے کا موقعہ بھی ملا۔

● — دارالسلام بلڈنگ (جس میں مسجد مرکزی، تعلیم الاسلام احمدیہ کالج۔ نیا مشن ہاؤس سہ منزلہ ہیں) کی صفائی اور تیاری خدام روز ہل کے سپرد تھی۔ کئی خدام نے ہفتہ بھر کام کیا۔ اور بلڈنگ کو رنگ و روغن کر کے دلہن کی طرح سجا دیا۔ مشن ہاؤس جو زیر تعمیر ہے کو جلدی جلدی اس قابل بنا دیا گیا کہ اس میں مہمانوں کو جگہ دی جا سکے نمائش والوں نے اپنا کام خوب دل لگا کر کیا اور کالج کے تین کمروں میں احمدیہ لٹریچر، اشتہارات اور کارگزاریاں کو فوٹوز کے ذریعہ سے پیش کیا۔ اور مفت لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے بھی تیاری کر لی۔ سالانہ رپورٹ چھپوا لی گئی تھی۔ اور اخبار LE MESSAGE کا خاص نمبر بھی جو اس موقعہ پر تقسیم ہوا۔ تیاری کے کام کے دوران میں خاکسار کو بخار نے آلیا جس کی وجہ سے احباب کو بھی فکر ہوا۔ اور کام کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوئی اور دعاؤں نے مجھے بھی اس قابل بنا دیا کہ جلسہ میں شرکت کر سکا۔

جلسہ کا افتتاح

جلسہ سالانہ کا افتتاح ۴ جنوری بروز ہفتہ ایک بجے بعد نماز ظہر ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے مختصر الفاظ میں بتایا کہ ہمارے جلسہ کی غرض و غایت کیا ہے اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں جلسہ کے دوران کیا کرنا چاہیئے اور کاموں کے علاوہ دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس آؤ ہم مل کر دعا سے جلسہ کو شروع کریں۔ چنانچہ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی (خاکسار بیماری اور کمزوری کے باعث صدرِ جلسہ سے رخصت لے کر آ گیا) اور جلسہ کی کارروائی محمد حنیف صاحب جواہر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس کی زیرِ صدارت جاری رہی۔ دعا کے بعد حضرت المصلح الموعودؓ کی تقریر "جماعت کے نوجوانوں سے خطاب" [illegible] ترجمہ سنایا گیا۔ پہلی تقریر "[illegible] خلافت کیوں ہے" کے موضوع پر [illegible] رمضان صاحب نے کی۔ پھر چند حدیثوں کا ترجمہ بھائی حسن علی [illegible] بیشتر جو اطاعت امیر کے مضمون سے متعلق تھیں۔ دوسری تقریر "بیعت کی غرض و غایت" پر بھائی حمید زیاد علی صاحب [illegible] ملفوظات میں سے "جماعت احمدیہ [illegible] کی وجہ" بھائی آدم محراب نے سنائی۔ [illegible] تقریر "آج کے نوجوان" پر عبد [illegible] سوکیہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ روز ہل نے کی۔ اور جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس نمازِ عصر کے لئے برخواست ہوا۔

باہمی اخوت

نمازِ عصر باجماعت ادا کی گئی [illegible] حاضرین کی خدمت میں چائے [illegible] اور آپس میں میل ملاپ کے سلسلے [illegible] انصار (رضیہ ہل شہر کے رہنے والے احمدی) اور مہاجرین (بیرونجات سے آنے والے) اور غیر احمدی احباب [illegible] اور انصار مہاجرین کو اپنے [illegible]

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible])

> "ہر لحاظ سے قابلِ تعریف جلسہ"
> (ایک ہندو زائر)
>
> "ایک حیران کن جلسہ جس میں ہر ایک شامل ہونیوالے کو فائدہ ہوا"
> (ایک ہندو زائر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش

تبلیغِ اسلام کا فریضہ ــــ اور ــــ مسلمان

شکر کا مقام ہے کہ کئی طرح کی ٹھوکریں کھانے اور بے شمار ناکامیاں دیکھنے کے بعد علماء کرام کو اب تبلیغِ اسلام کے بارے میں اپنی خطرناک غلطی کا احساس ہونے لگا ہے۔ اگرچہ ان کا ذہن تا حال اس کے لئے پورے طور پر صاف نہیں ہوا۔ لیکن خیالات میں جس طور کی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اُسے فعلِ محمود کی طرف ایک قدم ضرور قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور وہ دن یقیناً بڑا ہی بابرکت ہوگا جب مسلمان سب کے سب اِس فریضہ کے تمام مقتضیات کو سمجھتے ہوئے صحیح صحیح لائنوں میں اس کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں گے !! درحقیقت یہی وہ اصل چیز ہے جو مسلمانوں میں ملّی رُوح کے زندہ رکھنے اور اسلام کی فعالیت کو ظاہر کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔

علماء کرام کے بدل رہے رجحانات کے بارے میں ہمارے خیال کی تائید اخبار الجمیعۃ دہلی کے بعض تازہ اقتباسات سے ہوتی ہے جو اگرچہ کسی قدر لمبے ہیں لیکن بات کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے مکمّل حوالہ نقل کیا جاتا ہے وھو ھٰذا :۔

(۱) ــــ مورخہ ۔ مارچ ۶۹ء کے مقالہ افتتاحیہ میں معاصر نے مسلمانوں کی (یا بلفظِ دیگر جمعیۃ علماء کی) ایک واضح غلطی کی نشان دہی کرتے ہوئے لکھا :۔

"افسوس کہ ہم طویل ترین مدت سے ایک ہی غلطی میں مبتلا ہیں۔ ہم نے سمجھ رکھا ہے کہ سیاسی تبدیلیاں ساری تبدیلیوں اور کامیابیوں کا دروازہ ہے۔ اور اگرچہ تجربات نے اس طریقہ کی غلطی آخری حد تک واضح کر دی ہے۔ مگر اِس معاملہ میں ہمارا ذہن کسی طرح بدلنے کا نام نہیں لیتا۔

انگریز کے سیاسی اقتدار کو ختم کرنے کے لئے ہم نے آسمان سر پر اُٹھا لیا تھا۔ ہمارے تمام اصاغر و اکابر سمجھ بیٹھے تھے کہ انگریز کے ہٹتے ہی اسلام کی روایتی عظمت و شوکت کا دَور دوبارہ شروع ہو جائے گا۔ انگریز نے سیاسی گدّی چھوڑ دی اور اس واقعہ پر تقریباً چوتھائی صدی گذر گئی مگر ہمارا کوئی ایک مسئلہ بھی حل نہ ہوا ــــ بلکہ شدید تر ہو گیا۔

اِس سنگین تجربہ کا کم سے کم فائدہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہم سیاسی تبدیلیوں کا بے حقیقت ہونا سمجھ جاتے اور یہ جان لیتے کہ زندگی اور تقدیر بنانے میں کچھ دوسرے عوامل زیادہ اہم حصّہ ادا کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ سب کچھ کھونے کے باوجود ہمیں یہ فائدہ بھی حاصل نہ ہوا ــــ"

(۲) ــــ اس کے دو ہفتہ بعد ۲۸ مارچ ۶۹ء کے مقالہ افتتاحیہ بعنوان "اکثریتی راج کے دَور میں ملوکیت سے بعد جمہوریت کی تاریخ کا جامع خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھا :ــ "اِس طرح وہ سیاسی دَور شروع ہوا جس میں افراد کی حکمرانی تو ختم ہو گئی البتہ ایک نئی حکمرانی شروع ہوئی اور وہ تھی اقلیت کے اوپر اکثریت کی حکمرانی" آگے چل کر آزادی ہند کے بعد کے زمانہ میں مسلمانوں کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :ــ

"عجیب بات ہے کہ اِس دَور میں ہمارے یہاں جو سیاسی تحریکیں اٹھیں۔ اُنہوں نے زیادہ تر دو میں سے کسی ایک چیز میں اپنے لئے عافیت تلاش کی ــ تقسیم یا اتحاد ــ دوسرے لفظوں میں اپنی ہستی کو سمیٹ کر اپنے کو بچانا یا اپنے کو دوسروں میں ضم کرکے اپنے کو بچانا ـــ حالانکہ ایک تیسری شکل بھی موجود تھی اور وہ یہ تھی کہ نظریاتی اقدام کرکے اپنی عددی طاقت کو اتنا بڑھایا جائے کہ ہمارا وجود خود جمہوری اصولوں کے مطابق ملک میں فیصلہ کُن بن جائے ــــ

پوچھئے تو یہ وہی کام تھا جو اوّل روز سے ہمارے اُوپر فرض تھا۔ آخری نبی کی امت ہونے کی [illegible] سے عالم کی طرف مبعوث ہیں۔ اور اب ہمارے اوپر [illegible] عائد ہوتا ہے کہ ہم یہاں غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کریں اور انہیں کفر و شرک سے نکال کر خدا کے سایہ میں لانے کی کوشش کریں۔ یہ کام پہلے اپنے اندر صرف ایک قدر رکھتا تھا یعنی تبلیغی قدر ــــ مگر جمہوری دَور نے اس کے اندر ایک اور قدر جمع کر دی اور وہ سیاسی قدر ہے۔ اِس بناء پر ضرورت تھی اور ہے کہ اس کام کو دوگونہ اہمیّت کی بنا پر مزید شدت کے ساتھ انجام دیا جائے جس کو پہلے صرف ایک درجہ کی بنا پر کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔"

اِس کے بعد آخر میں لکھتے ہیں :۔

"ہم قادیانوں ـ، تو اسی بنا پر لڑتے رہے کہ وہ ہمارے رسول کو آخری رسول نہیں مانتے مگر ختمِ نبوت کے عقیدہ کی بنا پر غیر مسلموں کے مقابلہ میں جو عددی مہم ہمیں جاری کرنی تھی اُس کو جاری کرنے میں ناکام رہے۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں ہماری غلطی کا اصل سرا ملتا ہے ـ۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے دوبارہ ہمیں اپنی جدّ و جہد کا آغاز کرنا ہے ـــــ"

تعمیرِ ملّت کے لئے سیاست کو آلۂ کار بنانے کی غلطی کا تجربہ کر لینے کے باوجود مقالہ نگار نے غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کے کام کو بھی سیاست ہی کی عینک سے دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ اِس پاکیزہ دینی خدمت کو محض عددی طاقت بڑھانے کا ذریعہ قرار دے کر اسلام کے حسین چہرہ کو داغ آلود کرکے پیش کرنے کی یہ کوئی اچھی کوشش نہیں۔ مشکل تو یہی ہے کہ فی زمانہ علماء حضرات کو سیاست کا چسکا ایسا پڑا ہے کہ باوجود صدہا ناکامیاں دیکھنے کے آسانی کے ساتھ اُسے چھوڑنے کو تیار نہیں۔ اگر قرآنی بیان کی روشنی میں اِس مقدس فریضہ کی تفصیلات کا مطالعہ کیا جائے تو اس کا اصل الاصول وہ بے لوث جذبۂ ہمدردی ہی ہے جو بنی نوع انسان کے لئے ہر مسلمان کے دل میں اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس قابلِ قدر جذبہ سے سرشار رہ کر مقدس بانیٔ اسلام (بآبائنا و اُمّھاتنا) نے مکّی زندگی کے نہایت درجہ تکلیف دہ صبر آزما ۱۳ سال گزارے اور دشمنانِ دین کے ہاتھوں ہر قسم کی اذیتیں مثالی صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کیں۔ پھر مدنی زندگی میں دشمن کی بار بار لشکر کشی کا پوری پامردی اور فدائیت کے ساتھ مقابلہ کیا اور سینکڑوں جانیں اِس راہ میں قربان کر دیں۔ کس قدر قابلِ نفرت اور گھٹیا درجہ کا خیال ہوگا جو یہ کہا جائے کہ نعوذ باللہ آپ نے یہ سب کچھ عددی طاقت بڑھا کر اقلیت پر حکومت کرنے کی غرض سے کیا۔ یہی تو وہ رنگین عینک ہے جس سے یورپ کے معترضین نے مقدس بانیٔ اسلام صلّے اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا۔ یا بر خود غلط قسم کے بعض نام نہاد علماء پیش کرنا چاہتے ہیں، جو رُوحِ اسلام ہی کے منافی ہے۔

اِسلامی تعلیم کی رُو سے غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام عددی طاقت بڑھانے کے لئے ہرگز نہیں بلکہ جیسا اُوپر بیان ہوا۔ تبلیغ نام ہے اس سچی ہمدردی کے عملی اظہار کا جو انبیاء علیہم السّلام اپنے بنی نوع کے ساتھ رکھتے ہیں۔ جبکہ عامّۃ النّاس کی پُر معصیت زندگیاں دیکھ کر اُن کے دل کباب ہوئے جاتے ہیں۔ اس کی مثال بموجب حدیثِ نبوی اُس آدمی کی ہے جو شعلہ زن آگ میں گر رہے پروانوں کو بچانے کے لئے جدّ و جہد کر رہا ہو۔ اور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، جہنّم میں کُودنے والوں کی کمروں سے پکڑ پکڑ کر انہیں برباد کُن نتائج سے ہٹا رہے ہیں۔

تعجّب کا مقام ہے کہ الجمعیۃ کی اس تفصیل سے جو غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں بیان کی اور آپ نے اُوپر کے اقتباس میں اس کا مطالعہ کیا اس کو دیکھ کر غیر مسلموں میں اسلام کی نسبت کیا کچھ محبّت اور اُلفت یا رغبت پیدا ہوگی۔ بلکہ نفرت اور بُعد زیادہ قرین قیاس ہے۔ لیکن اگر تبلیغِ اسلام کی تفصیل اس طور پر کی جائے کہ جس پُر معصیت زندگی میں آپ لوگ اس وقت گزر رہے ہیں اسلام کی پیاری تعلیم تمہیں اس سے نکال کر ایک ہمدردِ انسانیت نیک اور پارسا انسان بنا دیتی ہے۔ تو ہر سُننے والا اس کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اور اس کی معنوی خوبیوں کے باعث اس کا دالہ و شیدا بن جاتا ہے۔

الغرض ضرورت ہے اس وقت غیر مسلموں کے سامنے اسلام کے ذاتی حسن کو پیش کرنے کی نہ کہ اس زمانے کی نام نہاد جمہوری قدروں کو اس لئے موافق بنانے کی تا مسلمانوں کو عددی طاقت حاصل ہو کر اقلیت پر حکومت کرنا شروع کر دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کی تمام تر تبلیغی مساعی خالِص لِلّٰہیّت پر مبنی نہیں، اس وقت تک نہ تو کامیابی ممکن ہے اور نہ ہی غیر مسلموں کا اسلام کی طرف اس طرح کا پُر خلوص رجحان ہو سکتا ہے جس کا نمونہ صدرِ اسلام میں دیکھا گیا ـــــ!!

غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کے اہم فریضہ سے غافل رہ کر احمدیوں کے ساتھ "علماء" کے لڑنے [illegible] کی بات عجیب ہے۔ مقدّس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خود بھی اور آپ کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

معارف القرآن

سورت الفلق میں تمام مخلوقات کے شر سے بچنے کی ایک جامع دعا سکھائی گئی ہے

بندہ کے توکّل کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا ہو جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں سورۃ الفلق کی آیت کریمہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کی پُر لطف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

پھر قُلْ اعوذ برب الفلق مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ

انسان تمام مخلوقات کا ایک حصہ ہے

یعنی دنیا میں جس قدر جمادات نباتات اور حیوانات ہیں ان سب کو ترکیب دے کر خدا تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے اور اس کی جڑیں ان تینوں جگہوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان تینوں کا خلاصہ نکال کر انسان بنا ہے۔ اگر انسان کو ان تینوں جگہوں سے خوراک نہ ملے تو وہ انسان نہیں رہتا مثلاً مٹی انگور نہیں ہوتی لیکن انگور مٹی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر تم انگور کی جڑیں مٹی سے نکال لو تو انگور باقی نہیں رہے گا کیونکہ اس کی ترقی کا ذریعہ یہ ہے کہ مٹی بھی ہو اور انگور کی بیل بھی۔ اگر مٹی نہ ہو تو انگور کی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اور اگر مٹی ہی ہو اور انگور نہ ہو تو مٹی کی کوئی قدر و قیمت نہیں اسی طرح اگر نباتات، جمادات اور حیوانات کے نتیجہ میں انسان پیدا نہ ہوتا اور اگر خالی اسی حد تک یہ چیزیں رہتیں تو یہ سب فضول اور لغو ہوتیں جیسے مٹی فضول اور لغو ہے بغیر خربوزہ کے بغیر آم اور انگور کے۔ پس وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انسانوں کو روحانی امور کی طرف توڑے جاتے ہیں مگر طیبات سے پرہیز کرا کر اور ان کی ان ضروریات سے علیحدہ کر کر جو خدا تعالیٰ نے انسان کے ساتھ لگائی ہیں وہ اس امر کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ طیبات وہ زمین ہے جس میں روحانیت کا پودا اگا کرتا ہے اور اسی زمین میں نشو و نما پا کر یہ پودا

روحانیت کے میوے

لاتا ہے۔ یہی چیز ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ نباتات جمادات اور حیوانات کے ملانے سے جو خلاصہ پیدا کیا گیا ہے اس کے پھل کا نام انسان ہے۔ جب تک یہ نہ ہو انسانیت کا پودا پنپ نہیں سکتا۔ اور جب تک یہ خیال نہ رکھا جائے کہ انسانیت کی جڑیں جمادات، نباتات اور حیوانات سب میں ہیں اس وقت تک یہ پودا سرسبز نہیں رہ سکتا۔ سورۂ فلق کی آیت قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں ہمیں اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ انسان مخلوقات کا ایک جزء ہے۔ وہ جمادات نباتات، حیوانات سے علیحدہ نہیں ہے۔ اگر ہم ان چیزوں سے علیحدہ ہوتے تو ہمیں یہ حکم نہ دیا جاتا کہ ہم ان چیزوں کے شر سے پناہ مانگیں۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ ان چیزوں کی برائی ہم تک پہنچ سکتی ہے اس لئے ہمیں ان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

ہر وقت دعا کرنی چاہیئے

غرض ہمیں یہ بتایا گیا کہ تمام جمادات سے ہمیں شر بھی پہنچ سکتا ہے اور خیر بھی۔ تمام نباتات سے ہمیں شر بھی پہنچ سکتا ہے اور خیر بھی اور تمام حیوانات سے بھی شر بھی پہنچ سکتا ہے اور خیر بھی۔ اور ہماری جڑیں ان تینوں کے اندر ہی دبی ہوئی ہیں۔ ان حالات میں ہمیں دعا سکھائی کہ اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی جماداتی نباتاتی اور حیوانی ہستی کا خیال رکھنا چاہیئے جب تک جڑوں کو پانی نہ دیا جائے اس وقت تک درخت سرسبز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح انسان کی روحانیت اعلیٰ درجہ تک نہیں پہنچ سکتی جب تک وہ جمادات، نباتات اور حیوانات میں سے طیب اشیاء کو استعمال نہیں کرتا اور ان کے شر سے بچتا نہیں ہے جس طرح درخت میں بعض امراض ایسی کی جڑوں سے پیدا ہوتی ہیں اور بعض پتوں سے سورۂ فلق کی ان آیات میں ہمیں

ان امراض سے بچنے کا علاج

بتایا ہے جو ہمیں جڑ سے پہنچ سکتی ہیں۔ پس فرمایا تمہیں دعا کرنی چاہیئے کہ وہ خدا جس نے تمام مخلوقات پیدا کی ہے ہم اس کی پناہ میں آتے ہیں تاکہ ہمیں تمام مخلوقات کی خیر تو ملتی رہے لیکن ان کا شر ہم تک نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ ان چیزوں کا خالق ہی اگر چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں ایک اور اہم امر کی طرف بھی امت مسلمہ کے ہر فرد کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے اور وہ یہ کہ سورۃ الفلق سے پہلی سورت یعنی سورۃ الاخلاص میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو توحید کامل کا سبق دیا تھا۔ اس سورۃ کے بعد قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہہ کر یہ بتایا ہے کہ اے وہ شخص جو ایمان لایا ہے ہماری ذات پر، ہمارے کلام پر اور اس میں سے بھی ہمارے قرآن پر۔ ہم اسے کہتے ہیں کہ جاؤ اور جا کر لوگوں میں

اپنے اس ایمان کا اعلان کرو

اور کہو اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ تم لوگ دنیا میں بھروسہ کرتے ہو اپنے ماں باپ پر۔ تم لوگ بھروسہ رکھتے ہو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں پر۔ تم لوگ بھروسہ رکھتے ہو اپنے خاندانوں اور جتھوں پر۔ تم لوگ بھروسہ رکھتے ہو اپنے محلہ کے لوگوں پر اور محلہ کے چوہدریوں پر۔ تم بھروسہ رکھتے ہو اپنی حکومتوں پر اور تم بھروسہ رکھتے ہو اپنے ملک کے ججوں پر اور اپنے ملک کے استادوں پر جو لوگوں کو جہالت سے بچاتے ہیں اور ملک کے ڈاکٹروں پر جو اہل ملک کی صحت کی ترقی میں مدد دیتے ہیں اور ملک کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرضیکہ تم لوگ ان چیزوں پر بھروسہ رکھتے ہو مگر میرا ان میں سے کسی پر بھروسہ نہیں۔ بلکہ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ان کی طرف سے توجہ ہٹا کر

میں نے ربّ الفلق کے ساتھ لو لگائی ہے

اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ گو اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چھوٹا سا فقرہ ہے لیکن اس کو کہنے والا گویا ساری دنیا کو چیلنج دیتا ہے اور ایک ایسا دعویٰ کرتا ہے جس کے بعد دنیا کا ہر شخص اس کے دشمن کا نگران بن جاتا ہے۔ وہ ایک مجلس میں جاتا ہے اور کہتا ہے مجھے پرواہ نہیں حکومت کی، ماں باپ کی، بھائی بہنوں کی، دوستوں رشتہ داروں کی۔ پھر وہ دوسری مجلس میں جاتا ہے اور یہی کہتا ہے۔ کیونکہ اس کو قُلْ کے نقطہ میں یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر مجلس میں جائے اور یہ اعلان کر دے کہ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ میں نے ربّ الفلق یعنی مخلوقات کے پیدا کرنے والے کی پناہ میں اپنے آپ کو دے دیا اور اسی لئے اب

منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شانِ قرآن

شکرِ خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کھلا یہی ہے
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسے خوابیں!
خالی ہیں ان کی قابیں خوانِ ہدیٰ یہی ہے
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گزریں اب دن چڑھا یہی ہے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے سب بگاڑے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے

دنیوی اسباب پر

میرا بھروسہ نہیں ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت تیسری مجلس میں جاتا ہے اور یہی کہتا ہے اور اس کے بعد چوتھی مجلس میں جاتا ہے اور یہی کہتا ہے۔ اور اس طرح ہر شخص اس کے اعمال کا نگران بن جاتا ہے۔ اور پھر جب اتنا بڑا دعوٰے کرنے کے بعد وہ اگر کسی تحصیلدار یا تھانیدار یا کسی افسر کے سامنے جاتا اور اسے سلام کرتا ہے اور اس سے اپنی مشکلات کے دور کرنے میں مدد مانگتا ہے تو ان لوگوں میں سے جن کے سامنے اس نے اپنے آپ کو ربّ الفلق کی پناہ میں دے دینے اور دنیوی رشتوں سے قطع تعلق کا اعلان کیا تھا ہر ایک اسے شرمندہ کرے گا۔ کہ تو نے دعوٰے تو بہت بڑا کیا تھا مگر عمل کے وقت اپنے دعوٰے کو سچا کر کے نہ دکھا سکا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے پہلے قُلْ کا لفظ لا کر ہر مسلمان کو گویا یہ ہدایت دی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی صحیح توحید کا علم حاصل کر چکے ہو تو

ہر مجلس میں جا کر یہ اعلان کرو

تا ہر شخص تمہارا نگران بن جائے۔ اور جب بھی دیکھے کہ تمہارا عمل اس کے خلاف ہے تو وہ تم کو شرمندہ کر سکے۔ ایک شخص منہ سے تو یہ دعوٰے کرتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو ربّ الفلق کی پناہ میں دے دیا مگر جب اس کے گھر میں بیماری آتی ہے۔ وہ خود یا اس کے بیوی بچے بیمار ہو جاتے ہیں تو وہ گھبرا کر رونے لگ جاتا ہے۔ جب اس پر مقدمہ ہو جائے تو وہ گھبرا کر رونے لگتا ہے۔ افسر ناراض ہو جائیں تو گھبرا کر رونے لگتا ہے۔ استاد بگڑ جائے تو گھبرا کر رونے لگتا ہے۔ پس پر ہر شخص اسے جھوٹا کر سکتا ہے کہ تم تو خدا تعالیٰ کی توحید پر قائم ہونے کے دعویدار تھے۔ تم نے تو دعوٰے کیا تھا کہ سوائے خدا تعالیٰ کے مجھے کسی کی پرواہ نہیں پھر یہ کیا ہے کہ دنیا کی ہر مصیبت سے تم ڈر رہے ہو۔ پس

سورۃ فلق میں ہم کو ہدایت ہے

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن سے یہی کہا ہے کہ اگر تمہارے اندر واقعی ایمان پیدا ہو چکا ہے تو ساری دنیا کو چیلنج دے دو اور سب دنیا کے سامنے دنیا سے بے پرواہ ہو کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں دے دینے کا اعلان کر دو۔ تا جب تمہارا عمل اس دعوٰے کے خلاف ہو تو ہر شخص یہ کہہ سکے کہ یہ جھوٹا ہے۔ منہ سے تو کچھ کہتا ہے مگر عمل کچھ اور ہے۔ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کی آیت میں قُلْ ہے کا مطلب یہی ہے کہ اپنے

اس دعوٰے پر ساری دنیا کو گواہ بنا لو۔ انسان خدا تعالیٰ کے حضور جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا میں نے تمام رشتوں سے قطع تعلق کر لیا اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر اپنے آپ کو تیرے حضور ڈال دیا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے کہ یہ بات ہم کو آ کر نہ کہو بلکہ جاؤ اور دنیا کے سامنے یہ بات بیان کرو۔ اور اسے اس بات پر گواہ بناؤ کہ تم خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے بے نیاز ہو۔ تا جب تمہارا عمل تمہارے اس دعوٰے کے خلاف نظر آئے تو لوگ کہہ سکیں کہ تم بڑے جھوٹے اور مکار ہو۔ منہ سے تو کچھ کہتے ہو مگر عمل کچھ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہاں قُلْ کا لفظ رکھ کر بتا دیا کہ اب تم

سارا قرآن کریم

پڑھ چکے۔ اب تمہارے دل کا ایمان پختگی حاصل کر چکا ہے۔ اب اسے مخفی نہیں رکھا جا سکتا جو بات تم ہمارے سامنے آ کر کہتے ہو اسے باتو کھلے میدان میں ظاہر کرو۔ لوگوں کو اس پر گواہ بلکہ قاضی اور جج بناؤ۔ تا جب تمہارا عمل اس کے خلاف ہو تو وہ ملامت کر سکیں اور یا پھر اس دعوٰے کو ترک کر دو ہم تمہارے اس دعوٰے کو نہیں مانتے جو تم علیحدگی میں ہمارے حضور کرتے ہو اور نماز پڑھتے وقت کہتے ہو کہ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اے میرے رب میں تیری پناہ میں آتا ہوں تمہارے

اس دعوٰی کے معنی

تو یہ ہیں کہ تمام مخلوق سے تمہارا رشتہ ٹوٹ چکا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو گیا۔ اب تمہارا بھروسہ ماں باپ، بھائی بہن، دوست احباب، رشتہ داروں، قوم و حکومت پر نہ ہو گا۔ ان سب کے تعلق ٹوٹ کر اب خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہو گیا۔ اور یہ ایک ایسا دعوٰے ہے جس کی حقیقت تم پر اس وقت تک واضح نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم لوگوں کو اس پر گواہ نہ بنا لو۔ اور جو انسان اس مقام پر کھڑا ہو وہ کس طرح اطمینان کا سانس لے سکتا ہے جب تک وہ اپنے عمل سے اس دعوٰے کی تصدیق نہ کر دے

بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں کام کے لئے دعا کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہو سکے تو فلاں شخص سے سفارش بھی کرا دیں۔ حالانکہ دعا کے ساتھ ہی سفارش خود چاہنا توکل کے خلاف ہوتا ہے بلکہ مومن کے لئے تو یہ شرم سے زمین میں گڑ جانے کا مقام ہے۔ کیونکہ جب وہ

اللہ تعالیٰ سے رشتہ

جوڑ لیتا ہے تو اسے نہ بادشاہوں پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور نہ کسی پارلیمنٹ پر اور نہ کسی فوج یا حکومت پر اور نہ ملک کے مدبروں پر۔ مومن تو دنیا کے سامنے یہ دعوٰے کر سکتا ہے کہ میرا ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ دعوٰے کرنے کے بعد اگر وہ کسی کے پاس جاتا اور اس سے باصرار کہتا ہے کہ میرا فلاں کام کر دو (بغیر توکل اور اصرار کے اس خیال کی بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نے سامانوں سے کام لینے کا حکم دیا ہے اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص سے جس پر اس کا حق ہے مدد چاہے تو یہ گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ وہ سفارش پر توکل کرے۔ اور جب اس کی خواہش پوری نہ ہو تو اسے صدمہ ہو۔ اور وہ اصرار کرے کہ کسی طرح اس کو سفارشی چیٹھی مل جائے) تو اس سے زیادہ ذلیل کون ہو سکتا ہے۔ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کے والد مولوی امام الدین صاحب کو

تصوّف سے بہت شغف

تھا۔ احمدی ہونے سے پہلے وہ صوفیائے کے مرید تھے اس لئے جب بھی انہیں موقع ملتا مجھ سے وہ یہ بات کہتے کہ فلاں صوفی صاحب کہتے تھے کہ انہوں نے عرش پر سجدہ کیا۔ فلاں صوفی صاحب تھے جنہوں نے فلاں آسمان پر سجدہ کیا۔ فلاں نے سجدہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ مگر احمدیت میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ میں اس کے متعلق ان کو کئی دلائل دیتا مگر سال چھ ماہ کے بعد پھر یہی سوال کر دیتے کہ وہ چیز ابھی نہیں ملتی جو صوفیاء بتاتے چلے آئے ہیں۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا جواب سمجھایا میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ وہ جو عرش پر سجدہ کرتے ہیں یا آسمان پر کرنے والے ہیں وہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سے درجہ میں چھوٹے ہیں۔ وہ کہنے لگے میں مانتا ہوں کہ احمدیت میں سب کچھ ہے مگر عرش پر سجدہ کرنا بھی تو بہت بڑی بات ہے۔ میں نے کہا میں مانتا ہوں کہ وہ عرش پر سجدہ کرتے ہوں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کے تعلق کا کوئی ظاہری ثبوت بھی ہونا چاہیئے۔ ایک انسان بھی اپنے ساتھ اونے جوڑ یا تعلق رکھنے والے کو ذلیل نہیں کرتا۔ میں نے ان سے کہا کیا آپ دیکھتے نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کتنا بار تھا۔ ابتداء میں بیسیوں اور بعد میں سینکڑوں تک مہمان روزانہ لنگر سے کھانا کھاتے تھے لہٰذا مہمان نوازی کا خرچ

پندرہ سو سے ۲ ½ ہزار روپیہ ماہوار تک تھا مگر آپ کی کوئی آمد مقررہ اور معیّن نہ تھی بیشک جماعت کے دوست چندہ دیتے تھے لیکن یہ کوئی مقررہ اور معیّن آمد تو نہ تھی مگر دیکھئے باوجود اس قدر کثیر اخراجات کے اور آمد کی معیّن صورت نہ ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ پر کیسا توکل تھا اور خدا تعالیٰ کس طرح آپ کی ضرورتوں کو پورا کرتا تھا۔ کیا یہ عرش پر سجدہ کرنے والے لوگ بھی اس توکل کے مقام پر تھے؟ مولوی صاحب اس بات کو سن کر کچھ سوچ میں پڑ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگے کہ آج میری سمجھ میں یہ بات آ گئی ہے کہ یہ

عرش پر سجدہ

دھوکہ ہی تھا۔ یہ عرش پر سجدہ کرنے والے صاحب غلہ نکلنے کے زمانہ میں زمینداروں سے کہا کرتے تھے کہ کچھ غلہ ہمیں بھی بھجوانا۔ میں نے ان سے کہا کہ بس دیکھ لیں کہ یہی فرق سچے متوکل اور جھوٹے متوکل میں ہوتا ہے۔ بہرحال مومن خدا تعالیٰ پر توکل کرنے والا ہوتا ہے۔ اور جب وہ لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں ربّ الفلق کی پناہ میں آتا ہوں تو پھر وہ بندوں کی طرف نگاہ نہیں کر سکتا بلکہ خدا تعالیٰ پر ہی یقین رکھتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے آپ کو کیا پتہ ہوتا کہ کل روپیہ آ جائے گا یا نہیں مگر خرچ ہوتا تھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے

کبھی تنگی نہ آنے دی

تو مومن بندوں کی طرف نگاہ نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے آگے اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے کہ وہ کسی کا امتحان فاقہ دے کر لینا چاہے تو لے لے یا کسی کو فراخی دے کر آزمانا چاہے تو آزمالے۔

شیخ عبد القادر صاحب جیلانیؒ کے متعلق لکھا ہے کہ بہت اعلیٰ لباس پہنتے تھے اور اعلیٰ کھانا کھاتے تھے۔ بعض اوقات ایک ایک جوڑا ان کا ایک ایک ہزار دینار یعنی اڑھائی تین ہزار روپے کا ہوتا تھا۔ بعض نادان ان پر اعتراض بھی کرتے تھے مگر آپ جواب دیتے کہ میں تو جو کپڑا پہنتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنتا ہوں۔ میں تو کبھی کوئی کپڑا نہیں پہنتا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے نہیں کہتا کہ اے عبد القادر! تجھے میری ذات کی قسم یہ کپڑا پہن۔ تو

بندہ کے توکل کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا ہو جائے

چنانچہ فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہ جا دنیا کے لوگوں سے کہہ دے کہ میں اب خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہوں مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ اور اگر لوگ اس حد

آخری قسط

تقریر جلسہ سالانہ قادیان جنوری ۱۹۶۹ء

قبر مسیح کے متعلق نئے انکشافات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی

غرض حضرت مسیح علیہ السلام ان گمشدہ قبائل میں ایک عرصہ تک تبلیغ کرتے رہے اور بالآخر ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی موت مر کر کشمیر میں دفن ہوئے اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح کی قبر سرینگر کشمیر میں موجود ہے۔ اور جیسا کہ گلگت یعنی سری کے مکان پر حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچا گیا تھا۔ ایسا ہی سری کے مکان پر یعنی سرینگر میں ان کی قبر کا ہونا ثابت ہوا"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۵۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان انکشاف کے بارے میں اس وقت تک جو تحقیقات ہوتی رہیں اور نئے نئے انکشاف رونما ہوتے رہے ہیں اب میں ان کو مختصراً بیان کرتا ہوں

سرینگر کے محلہ خانیار میں جو قبر پائی جاتی ہے اس کے متعلق کشمیری عوام میں جو روایت مشہور ہے وہ یہ ہے کہ یہ قبر یوز آصف کی ہے جو ایک نبی اور شہزادہ تھا اور وہ کسی مغربی ملک سے ۱۹۰۰ سال پیشتر یہاں آیا تھا۔ ایک قدیم روایت کے مطابق Joseph Jacobs نامی مصنف نے اپنی کتاب Barlaam and Josaphat میں لکھا ہے کہ یوز آصف کشمیر پہنچے اور وہیں انہوں نے انتقال فرمایا

تاریخ اعظمی جو قریباً دو صد سال قبل کی لکھی ہوئی تھی اس میں مذکورہ قبر کے متعلق یہ تحریر موجود ہے کہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ قبر ایک نبی کی ہے۔ اور یہ ایک شہزادہ تھا جو کسی غیر ملک سے یہاں چلا آیا تھا۔ وہ روحانیت اور تقویٰ میں اونچا مقام رکھتا تھا۔ اور وہ راہ راست پر قائم تھا۔ خدا نے اسے نبی بنا کر مبعوث فرمایا تھا اور وہ کشمیر کے عوام کو تبلیغ کیا کرتا تھا۔ اس کا نام یوز آصف تھا

ان حوالوں سے عیاں ہے کہ سرینگر میں جو قبر ہے وہ یوز آصف کی ہے جو ایک نبی اور شہزادہ تھا

لفظ یوز عربی لفظ یسوع کی بگڑی ہوئی صورت ہے جیسا کہ ملایالم اور تامل زبانوں میں حضرت مسیح کو یشو Yeshu اور انگریزی میں جیزس Jesus کے نام سے بولا جاتا ہے

اسی طرح آصف عبرانی لفظ آسیف کی بگڑی ہوئی صورت ہے جس کے معنے جمع کرنے والے کے ہیں۔ بالفاظ دیگر یوز آصف کے معنے ہیں "جمع کرنے والا یا اکٹھا کرنے والا یسوع" ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بنی اسرائیل کی پراگندہ اور گمشدہ بھیڑوں یعنی قبائل کو جمع کرنے کے لئے آئے تھے۔

ان حوالوں میں آپ کو نبی بھی بتایا گیا ہے اور نبی کا لفظ صرف عربی اور عبرانی میں ہی خدا تعالیٰ کے مامورین اور مرسلین کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک مشہور مضمون نویس Mr. John Noel نے امریکہ سے شائع ہونے والے رسالے Asia Magazine میں اس کی اکتوبر ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں Heavenly High Snow peaks of Kashmir کے زیر عنوان ایک پُر از معلومات مضمون لکھا تھا۔ اس مضمون میں انہوں نے سرینگر میں واقع حضرت مسیح کی قبر کے انکشاف پر تبصرہ فرمایا ہے۔ مسٹر جان نوئیل نے کشمیری تہذیب و تمدن پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں یہودی النسل ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کی شکل و شباہت سے وہ اسرائیلی یہودی نظر آتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے کشمیر میں پائی جانے والی اس روایت کا بھی تذکرہ فرمایا ہے کہ عرصہ دراز سے ان میں یہ خیال پایا جا رہا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ انہیں صلیب پر سے زندہ اتارا گیا تھا اور وہ فلسطین سے اپنی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکل پڑے تھے۔ جہاں سے وہ لداخ تبت اور کشمیر پہنچے اور وہیں وفات پا کر دفن ہوئے۔

کشمیر میں شہرت یافتہ اس روایت میں کئی ایسے حوالے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایک نبی ہوا کرتے تھے جو ان میں تبلیغ کیا کرتے تھے اور ان کی تبلیغ بعینہٖ حضرت یسوع مسیح کی طرز پر یعنی استعاروں اور تمثیلوں میں ہوا کرتی تھی۔ اس قبر کے متعلق مشہور ایک قابل غور بات یہ ہے کہ اس قبر کو نبی صاحب کی قبر یا عیسیٰ کی قبر بھی بولا جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب جولائی ۱۹۰۹ء میں اس قبر کی زیارت فرمائی اور اس قبر کے مجاوروں اور مولویوں میں سے ایک بڑھی عورت سے اس قبر کے متعلق دریافت فرمایا تو وہ عورت کہنے لگی کہ یہ قبر عیسیٰ صاحب کی ہے۔ جب اس عورت سے سوال کیا گیا کہ مولوی لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں تو اس عورت نے جواب دیا کہ "ان کا جو بھی عقیدہ ہو لیکن یہ نام (عیسیٰ کا نام) ہم اپنے آباؤ اجداد سے سنتے آئے ہیں"

اسلامی دنیا کے مشہور عالم علامہ رشید رضا سابق مفتی مصر نے "القول بھجرۃ المسیح الی الھند و موتہ فی بلدۃ سرینگر فی کشمیر" کے زیر عنوان اپنے رسالہ المنار کے نمبر ۹ جلد ۱۵ میں اور تفسیر المنار جلد ۶ صفحہ ۳۴ میں ایک مضمون لکھا تھا جس کا خلاصہ انہوں نے اس طرح تحریر فرمایا کہ فرارہ الی الھند وموتہ فی ذالک البلد لیس ببعید عقلاً و نقلاً یعنی مسیح ناصری کا ہندوستان کی طرف ہجرت کر کے چلے جانا اور سرینگر میں وفات پا جانا عقل و نقل کے رو سے کچھ بعید نہیں۔

اور بھی کئی انکشافات اور تحقیقات رونما ہوتی رہی ہیں جن سے حضرت یسوع مسیح کی ہندوستان کی طرف ہجرت اور کشمیر میں قبر مسیح پر روشنی پڑتی ہے۔

۸

چنانچہ بمبئی سے نکلنے والے ہندوستان کے مشہور اور کثیر الاشاعت ہفت روزہ بلٹز (Blitz) نے محلہ خانیار کے مقبرے کی تصویر کے ساتھ جو کچھ لکھا ہے وہ قابل غور ہے۔ لکھا ہے:-

"وہاں اس امر کے بھی بہت سے مذہبی اور تاریخی ثبوت پیش کئے گئے تھے کہ حضرت عیسیٰ نہ صرف ہندوستان تشریف لائے تھے بلکہ انہوں نے داعیٔ اجل کو یہیں لبیک کہا ہے اور ان کی تدفین کشمیر میں ہوئی تھی کچھ زمینداروں کا یہ بیان تھا کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب سے بچا لیا گیا تھا۔ انہیں کشمیر میں پناہ دی گئی تھی اور بعد کو کشمیر میں ان کا انتقال ہوا تھا"

"یقین کیا جاتا ہے کہ ان کا مقبرہ سرینگر کے محلہ خانیار میں اب بھی موجود ہے۔ اور اسے یسوع صاحب، یسوع آصف اور نبی صاحب کا مزار جیسے ناموں سے جانا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ کشمیر کے بارہ مونہ کا نام بھی عیسیٰ کے بارہ ملازمین یا شاگردوں کے نام پر ہی رکھا گیا تھا"

"کچھ پرانے مخطوطات کے مطابق یہ مقبرہ ایک ایسے شہزادے کا ہے جو غیر ملک سے آیا تھا۔ جس کی پاکیزگی مکمل تھی۔ اور جو راست گو اور بلند نظر تھا۔ خدا تعالیٰ نے اسے اپنا پیغامبر بنا لیا تھا"

(بلٹز بمبئی ۲۳ دسمبر ۱۹۶۸ء)

ابھی حال ہی میں سرینگر سے نکلنے والے روزنامہ اخبار آفتاب نے ۲ اپریل ۱۹۶۸ء کے شمارے میں جو خبر شائع کی ہے وہ ملاحظہ ہو:-

"شہر سرینگر میں عیسائی مذہب کے بانی یسوع مسیح کی قبر کی موجودگی نے ایک بین الاقوامی اہمیت اختیار کر لی ہے۔ حکومت کشمیر نے اس اہمیت کے پیش نظر پندرہ ہزار روپے کی ابتدائی رقم اس بات کیلئے منظور کی ہے تاکہ اس قبر کی موجودگی کے متعلق تاریخی شواہد اور ثبوت ایک مستند کتاب کی شکل میں شائع کئے جائیں۔ یہ روپیہ محکمہ ریسرچ میں جمع کرا دیا گیا ہے اور امکان ہے کہ موجودہ مالی سال میں اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم اور مختص کر دی جائے گی۔ اطلاع کے مطابق حکومت بین الاقوامی اور ملکی ماہرین کا ایک سرکردہ کمیٹی کو اس سلسلہ میں چھان بین کا کام سونپ رہی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خان کے انکشاف کے بعد کہ یہ قبر سرینگر میں ہے مغربی ممالک میں اس کے بارے میں زبردست دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق امریکی اور برطانوی حکومتوں نے اس سلسلہ میں حکومت ہند سے صورت حال کو واضح کرنے کی درخواست کی ہے۔ خیال ہے کہ مسیحی دنیا کے عالموں کا ایک وفد جلدی سرینگر آئے گا۔ اگر ثبوت وغیرہ فراہم ہو گئے

تو سرینگر کو عیسائیت کی ایک بین الاقوامی زیارت گاہ بنانے کی تجویز پر سنجیدگی سے غور ہوگا۔ تاکہ ہر سال یہاں لاکھوں عیسائی اس قبر کی زیارت کے لئے آئیں۔"

(روزنامہ آفتاب سرینگر ۷ر اپریل ۱۹۶۸ء شمارہ ۲)

یہ تمام باتیں اور نئے نئے انکشافات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی کا ڈنکے کی چوٹ سے اظہار کرنے والے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی فی زمانہ نہایت عظیم الشان رنگ میں پوری ہوتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہیں کہ:-

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سب نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے ... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

میں آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خطاب میں سے جو حضور نے اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا تھا ایک حصہ سنا کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں:-

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے۔ اور تم کو۔ ہاں تم کو خدا نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!
اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!
اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!
ایک دفعہ پھر
اس نوبت کو زور سے بجاؤ
کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں
ایک دفعہ پھر
اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو
کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں
اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں
تاکہ تمہاری دردناک آوازیں
اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر
اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے
خدا تعالیٰ زمین پر آجائے
اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت
اس زمین پر قائم ہو جائے۔
.... آؤ اور
سیدھے آؤ۔ اور
خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ
محمد رسول اللہ صلعم کا تخت
آج مسیح نے چھینا ہوا ہے
تم نے مسیح سے چھین کر
پھر وہ تخت محمد رسول اللہ صلعم کو دینا ہے
اور محمد رسول اللہ صلعم نے وہ تخت
خدا کے آگے پیش کرنا ہے
اور
خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے
پس میری سنو ! اور میری بات کے پیچھے چلو
اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں
تم میری مانو !
خدا تمہارے ساتھ ہو
خدا تمہارے ساتھ ہو
اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ
اور آخرت میں بھی عزت پاؤ
آمین"

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تقریب نکاح و رخصتانہ

خاکسار کی دختر عزیزہ عابدہ بیگم کا نکاح عزیز نثار احمد سلمہ ابن مکرم محمد عثمان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سورب کے ساتھ بہ تقرر مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی محمد اکرام صاحب آف بنگلور نے ۱۶ر امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۶ر مارچ ۱۹۶۹ء بروز اتوار بمقام سورب پڑھا۔ بعدہٗ رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں التجا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار ایچ ایم منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی

نوٹ:- اس خوشی میں اعانت بدر کیلئے ۵ روپے دیئے ہیں

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ و یوپی کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مالی دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ صدر صاحبان و عہدیداران مال سے توقع ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا تعاون فرماویں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کلکتہ			۶-۴-۴۸/۶۹
سورو	۷-۴-۴۸/۶۹	ایک یوم	۸ " "
بھدرک	۸ " "	ایک "	۹ " "
کٹک ٹاؤن	۹ " "	دو "	۱۱ " "
کٹک پولیس لائن	۱۱ " "	ایک "	۱۲ " "
بھوبنیشور	۱۲ " "	ایک "	۱۳ " "
خوردہ	۱۳ " "	ایک "	۱۴ " "
کیرنگ	۱۴ " "	دو "	۱۶ " "
نگاؤں	۱۶ " "	ایک "	۱۷ " "
اڈکاگوڑا	۱۷ " "	ایک "	۱۸ " "
نیاگڑھ	۱۸ " "	½ "	۱۸ " "
پوری	۱۹ " "	ایک "	۲۰ " "
سونگڑہ	۲۰ " "	دو "	۲۲ " "
کیندرہ پاڑا	۲۲ " "	ایک "	۲۳ " "
کرڑا پلی	۲۳ " "	ایک "	۲۴ " "
پنکال	۲۴ " "	ایک "	۲۵ " "
کوٹ پلہ	۲۵ " "	ایک "	۲۶ " "
چودوار	۲۶ " "	ایک "	۲۷ " "
سمبلپور	۲۸ " "	ایک "	۲۹ " "
بسنہ	۲۹ " "	ایک "	۳۰ " "
روڑکیلا	۳۰ " "	دو "	۲-۵-۴۸/۶۹
کلکتہ	۳-۵-۴۸/۶۹	دو "	۵ " "
بھاگلپور	۶ " "	دو "	۸ " "
لکھنؤ	۹ " "	ایک "	۱۰ " "
کانپور	۱۰ " "	دو "	۱۲ " "
راٹھ - مسکرا - موودہا	۱۲ " "	دو "	۱۴ " "
چرگاؤں	۱۴ " "	½ "	۱۴ " "
[illegible] نگر	۱۵ " "	ایک "	۱۶ " "
ننگلہ گھنو	۱۶ " "	ایک "	۱۷ " "
ساندھن	۱۷ " "	ایک "	۱۸ " "
جے پور	۱۹ " "	ایک "	۲۰ " "
دہلی	۲۱ " "	½ "	۲۱ " "
انچولی	۲۲ " "	ایک "	۲۳ " "
انبیٹہ	۲۳ " "	ایک "	۲۴ " "
امروہہ	۲۴ " "	ایک "	۲۵ " "
قادیان	۲۶ " "		

درخواست دعا:- میری والدہ محترمہ ۱۵ روز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کے دونوں کندھے اور بازو میں نس کے اندر سخت درد تھا اب کچھ افاقہ ہے۔ ابھی بخار اور کمزوری ہے احباب سے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار اکرام محمد راٹھ۔ یوپی

یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک موقع پر

متعدد جماعتوں میں کامیاب جلسے

جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑا (اڑیسہ)

مورخہ ۲۳-۳-۶۹ء کو زیر صدارت مکرم مولوی سید غلام ابراہیم صاحب جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم سخاوت اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیزم سید ابوالنصر کی نظم کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ بعد ازاں عزیز سید شاہد احمد، مکرم سید عبد اللہ صاحب۔ خاکسار اور مکرم شیخ قطب الدین صاحب صدر جماعت نے سیرت حضرت اقدس علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر صاحب نے ایک مختصر اور پُر مغز تقریر فرمائی اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ مردوں کے علاوہ مستورات بھی کافی تعداد میں شریک ہوئیں۔ الحمد للہ

خاکسار سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

مورخہ ۲۳-۳-۶۹ء کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ عزیزم منیر احمد خاں صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز عبد اللہ بلال کی نظم کے بعد عزیزم شیخ زین الدین صاحب نے "صداقت حضرت اقدس علیہ السلام از روئے قرآن کریم" عزیز شیخ ضیاء الدین صاحب نے "صداقت حضرت اقدس علیہ السلام از روئے احادیث" عزیز شکیل احمد صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود از روئے شہادات ملہمین" عزیز مفلح الدین صاحب نے "حضور کا دعویٰ مہدویت" مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے "حضور کی مخالفت اور آپ کی عظیم الشان کامیابی" مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے "الہام داغ ہجرت" مکرم مولوی عبد الملک صاحب نے "پیشگوئی پنڈت لیکھرام" مکرم شیخ کریم علی صاحب نے "پیشگوئی جنگ عظیم" مکرم گلاب الدین خاں صاحب نے "طاعون کی پیشگوئی" اور مکرم شیخ عبد المنان صاحب نے بھی اس پیشگوئی کے ایک پہلو پر مبسوط تقاریر کیں۔ خاکسار نے اس جلسہ کی غرض و غایت اور احمدیت کے روشن مستقبل کو وضاحت سے بیان کیا۔

بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار سید محمد موسےٰ مبلغ سلسلہ

جماعت احمدیہ شاہجہانپور (یوپی)

مورخہ ۲۳ مارچ کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ شاہجہانپور میں زیر صدارت الحاج حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ قادیان جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ عزیزم محمد زاہد قریشی کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز شاہد وسیم قریشی کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد عقیل صاحب قریشی، عزیزم محمد شاہد قریشی، اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے سیرت حضرت اقدس علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں کو اپنی تقاریر میں واضح کیا۔ جلسہ کے دوران میں خاکسار، عزیز راشد محمود خاں اور عزیز محمد زاہد قریشی نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے اختتامی تقریر فرماتے ہوئے احباب کو اپنے اندر عملی قوت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی بعد دعا یہ اجلاس انجام پذیر ہوا۔

خاکسار محمد عابد قریشی سیکرٹری جماعت احمدیہ شاہجہانپور

جماعت احمدیہ شورت (کشمیر)

مقررہ تاریخ کو مسجد احمدیہ شورت میں زیر صدارت مکرم محمد رمضان صاحب زرفانی معلم وقف جدید جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم عبد العزیز صاحب لون کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم غلام حسن صاحب ڈار کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر اور مکرم محمد شعبان صاحب ڈار نے سیرت حضرت اقدس علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا۔ آخر میں صدر محترم نے حضور کی بعثت کی غرض اور آپ کے کارناموں کو دلچسپ پیرائے میں بیان کیا۔ بعد دعا یہ اجلاس برخاست ہوا۔

خاکسار ماسٹر نذیر احمد سیکرٹری تحریک جدید شورت

جماعت احمدیہ جمشید پور۔ بہار

مورخہ ۲۳ مارچ بروز اتوار زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ میاں مقبول احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم سید سام الدین صاحب کی نظم کے بعد خاکسار عبد المجید۔ مکرم محمود احمد صاحب بی اے اور مکرم سید حمید الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے علی الترتیب "ظہور مہدی" "ضرورت مہدی" اور "علامات مہدی" کے عنوانات پر تقریریں کیں۔ آخر میں صدر صاحب موصوف نے صداقت حضرت مسیح موعود کو ضرورت زمانہ کے اعتبار سے ثابت کیا۔ بعد دعا نو بجے شب یہ اجلاس انجام پذیر ہوا

خاکسار عبد المجید سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جمشید پور

جماعت احمدیہ کرڑا پلی اڑیسہ

مورخہ ۲۳-۳-۶۹ء کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم یار محمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم شیخ علی صاحب کی نظم خوانی کے بعد چند بچوں نے اڑیہ نظمیں سنائیں۔ ازاں بعد مکرم شیخ عبد الشکور نے سیرت حضرت اقدس علیہ السلام اور آپ کے چند کارنامے کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف کے بعد مکرم محمد صدیق صاحب نے حضور علیہ السلام کی بعثت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے آپ کے چند کارناموں کو بیان کیا۔ آخر میں خاکسار نے ترقی جماعت کے متعلق حضور کی پیشگوئی اور اس کے بہترین نتائج کو سامعین کے سامنے رکھتے ہوئے احباب کو چند تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار محسن خاں مبلغ سلسلہ

جماعت احمدیہ پنکال (اڑیسہ)

کرڑا پلی کے جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد مورخہ ۲۵ مارچ کو خاکسار کی صدارت میں پنکال میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم جمعہ خاں صاحب نے بعثت حضرت اقدس علیہ السلام سے قبل مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کے ذریعہ تجدید دین کے عظیم الشان کارنامے کو بالوضاحت بیان کیا۔ آخر میں خاکسار نے حضور کے بعض کارناموں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے اشتہار تجربہ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کا اقتباس مع اڑیہ ترجمہ احباب کو سنایا۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

خاکسار محسن خاں مبلغ سلسلہ عالیہ
کرڑا پلی۔ اڑیسہ

جماعت احمدیہ پاڑی پورہ (کشمیر)

جامع مسجد پاڑی پورہ میں زیر صدارت مکرم عبد المجید صاحب ٹاک سیکرٹری امور عامہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم میر عبد الحمید صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر محترم نے جلسہ کی غرض و غایت کو سامعین کے سامنے رکھا۔ ازاں بعد میر عبد المجید صاحب نے بعنوان "یوم تاسیس"۔ عزیزم عبد الرحمٰن صاحب میر نے "حضور کا عشق رسول" کے موضوع پر۔ مکرم عبد المجید صاحب ٹاک نے سیرت حضرت اقدس علیہ السلام کے عنوان پر اور خاکسار نے "جماعت احمدیہ غیروں کی نظر میں" کے عنوان پر تقریریں کیں۔ ازاں بعد عزیزم مظفر احمد ٹاک نے حضور کا ایک ایمان افروز اقتباس پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صدر صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی تعلیم کو بیان کرتے ہوئے احباب کو اس کے مطابق عملی نمونہ قائم کرنے کی تلقین فرمائی اور دس شرائط بیعت کا متن پڑھ کر سنایا اور ان کی اہمیت کو واضح کیا۔ مذکورہ تقاریر کے علاوہ اجلاس کے دوران میں عزیزم میر عبد الرشید تبسم۔ میر شمس الدین صاحب صاحب خاکسار غلام نبی ناظر اور عزیز عبد المومن نے موقع کے مناسب حال نظمیں پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا

خاکسار غلام نبی ناظر
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پاڑی پورہ

درخواست دعا

خاکسار کا بڑا لڑکا سید کمال الدین شاہ اس سال بی اے کا آخری امتحان اور دوسرا لڑکا سید نظام الدین شاہ آیورویدک کالج کے تیسرے سال کا امتحان اور تیسرا لڑکا سید بشیر الدین شاہ میٹرک کا امتحان دے رہا ہے ان تینوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر سید جلال الدین شاہ لسنہ۔ یوپی

۶۹-۱۹۶۸ء کے فارم اصل آمد

موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء کو ختم ہو جائیگا۔ اس گزرنے والے سال کی اصل اور حقیقی آمد معلوم کرنے کے دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جملہ موصیوں اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر یہ فارم جلد از جلد مکمل کر کے ۱۵ مئی تک دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں تاکہ ان کا سالانہ حساب ان کی خدمت میں بھجوایا جائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قسط نمبر ۲

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی سَو فیصد ادائیگی

جماعت ہائے احمدیہ کلکتہ، بنگال، مدھیہ پردیش، اڑلیسہ اور جنوبی ہند کے جن احباب نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی بابرکت تحریک میں اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی فرما دی ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ احباب کے اخلاص و قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

چونکہ یہ تحریک صرف تین سال کے لئے ہے اور یہ سال اس تحریک کا آخری سال ہے اس لئے جن احباب کے ذمہ ان کے وعدے قابلِ ادا ہوں وہ اپنے وعدوں کے بقایا میعاد مقررہ کے اندر اندر یعنی آخر احسان ۱۳۴۸ ہش جون ۱۹۶۹ء تک سو فیصد ادا کر کے ممنون فرما دیں۔ اور عند اللہ بے شمار فضلوں کے وارث بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال قادیان

مکرم سلطان الدین صاحب حیدر آباد -/۹۰
" سراج الدین صاحب عرف پاشو میاں " -/۱۵
" بشیر الدین الہ دین صاحب " -/۴۵
" عبد المنان صاحب " -/۵۰
" سیٹھ بشیر الدین صاحب " -/۲۵
" عبد الرحمٰن صاحب " -/۱۰
" محمد صدیق صاحب " -/۲۰
" محمد سلیمان صاحب " -/۱۵
مکرمہ شہزادی بیگم صاحبہ " -/۱۰۵
" سعیدہ بیگم صاحبہ " -/۲۴
مکرم ڈاکٹر حبیب علی صاحب " -/۴۱
" مظفر احمد صاحب " -/۱۵
" عبد الستار صاحب " -/۵
مکرمہ عابدہ کمال الدین صاحب " -/۵
مکرم احمد عبد العزیز صاحب " -/۱۰
" احمد عبد الباسط صاحب " -/۵۱
" فضل عمر صاحب " -/۱۰
" احمد عبد الرشید صاحب " -/۱۰
" محمد عطاء اللہ صاحب " -/۱۰۲
" محمد معین الدین صاحب مجبور نگر -/۳۰
" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد -/۵۲۸
مکرمہ فاطمہ بیگم اہلیہ فاضل الدین صاحب " -/۵۰
مکرم عطاء الرحمٰن صاحب " -/۲۳
" محمد حنیف صاحب مالاباری " [illegible]
" حسن محمد صاحب کلاں " [illegible]
" محمد غوث الدین صاحب چنت کنٹہ -/۳۰
" منصور احمد صاحب " -/۳۰
" سیٹھ محمد منیر الدین صاحب " -/۵۰
" محمد نظام الدین صاحب " -/۹
مکرمہ زہرہ بی بی صاحبہ " -/۵
مکرم محمد مخدوم صاحب پٹیل اونگور -/۱۱۸
" عبد الحمید صاحب تمکور -/۸۷
" نعمت اللہ صاحب حیدر آباد -/۲۰
[illegible] -/۱۵
[illegible] -/۴۵

مکرم عبد الحفیظ صاحب گلبرگی یادگیر -/۱۵۱
" محمد علی صاحب گڈے " -/۳۰۱
" غلام محی الدین صاحب گلبرگی " -/۱۰۲
" منیر الدین صاحب " -/۱۲۸
" عبد الحبیب صاحب گلبرگی " -/۵۱
" غلام احمد صاحب گلبرگی " -/۸۲
" عبد الصمد صاحب " -/۱۰
" سلیم احمد صاحب فضلی " -/۱۵
" رحمت اللہ صاحب غنیا " -/۲۴
" عبد الرؤف صاحب غنیا " -/۲۰
" بی ایم عبد الرحیم صاحب بنگلور -/۱۰۴۵
" مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب " -/۱۰
" سیدہ امۃ صاحبہ " -/۱۵
" سیدہ مدار صاحبہ مع اہل و عیال شیموگہ -/۹۴۴
" سید خلیل احمد صاحب " ۱۳۲/۵۰
" سید بی دستگیر صاحب " -/۴۰
" امتیاز احمد و ممتاز احمد صاحبان " -/۲۰
" عبد الصمد صاحب " -/۳۰۰
" محمود احمد صاحب لدختا و الرحمٰن صاحب " -/۶
" سید اللہ بخش صاحب " -/۲۷
" جی نذیر احمد صاحب " -/۱۵
" نور اللہ صاحب شریف " -/۱۲
" محمد ابراہیم اللہ شریف صاحب " -/۶
" عبد الرؤف صاحب " -/۳۱۰
" شیخ محمود صاحب " -/۱۵
" عثمان صاحب " -/۳۵
مکرمہ سعیدہ النساء صاحبہ اہلیہ محمد یونس صاحب " -/۱۵
مکرم محمد عثمان صاحب سورب -/۲۵
" نثار احمد صاحب " -/۲۵
" نور احمد صاحب " -/۲۵
" عبد الرحمٰن صاحب " -/۲۵
" منور احمد صاحب " -/۲۵
" عابد حسین صاحب کرنول -/۵
" عبد العزیز صاحب کرنول " -/۵
" محمود احمد فاروقی صاحب " -/۵
" [illegible] " -/۱۰
" [illegible] " -/۳۰

مکرم پاشو صاحب کرنول -/۱۰
" بی ایچ اسماعیل صاحب مرکرہ -/۱۵۰
" جی کویا حسن صاحب " -/۱۵
" کے وی عثمان کویا صاحب " -/۲۵
" محمد عبد اللہ صاحب قریشی تیماپور -/۱۰
" ایچ ایم منڈا اسگھر صاحب ہبلی -/۲۵
" قاضی امیر الدین صاحب دھارواڑ -/۱۰۰
" عبد الرزاق کنذر صاحب ہبلی -/۳۰
" عبد الحی صاحب کنتور " -/۳۰
" عزیز میاں صاحب " -/۵
" ایم محی الدین صاحب کوڈالی -/۱۰
" کنتور محی الدین صاحب میلاپالیم -/۲۵
" اے کنی احمد صاحب منارگھاٹ -/۷۵۰
" ٹی کے کوٹن صاحب کرولائی -/۱۱۵
" ایم موسیٰ صاحب ٹیلی چری -/۲۲
" وی محمد صاحب " -/۱۰۴
" اے بی ایم عثمان کٹی صاحب " -/۱۰۰
" وی طٰہٰ علی صاحب " -/۷
" پی اے عبد الرحمٰن صاحب " ۱۰/۷۰
" کے پی احمد صاحب کالیکٹ -/۱۰۰
" ایم محی الدین کویا صاحب " -/۵۰۵
" این حامد صاحب کنانور -/۹۰
" وی کے محمود صاحب " -/۱۵۹
" پی عبد الحمید صاحب " -/۵۰
مکرمہ ای جمیلہ صاحبہ " -/۶۲
" ای خدیجہ کنجی صاحبہ " -/۴۰
" ای زہرہ صاحبہ " -/۵
" ای سعیدہ صاحبہ " -/۱۰
" ایم سی عائشہ صاحبہ " -/۵
" کے سی زلیخا صاحبہ " -/۶
" کے سی زہرہ بی صاحبہ " -/۵
" پی آمنہ صاحبہ " -/۳۰
" پی عائشہ بی صاحبہ " ۱۰/۵۰
مکرم کے پی محی الدین صاحب " -/۶
" پی عبد الرحیم صاحب بن پی عبد الرزاق صاحب " -/۲۰
" پی عبد الرحیم صاحب پینگاڑی -/۴۵۰
" سی عبد الرحیم صاحب " -/۲۰۰
" ٹی عبد الرحمٰن صاحب " -/۵۰
" چوہدری احمد حسین صاحب " -/۱۰
مکرمہ بی زکیہ بی صاحبہ " -/۳۰
" پی طیبہ بی صاحبہ " -/۱۵
" پی طاہرہ بی بی صاحبہ " -/۲۵
" نفیسہ بی بی صاحبہ " -/۱۵
" کنہابیہ صاحبہ " -/۲۵
" پی زہرہ بی صاحبہ " -/۲۰
مکرم پی عبد اللطیف صاحب " -/۲۵
مکرمہ ڈاکٹر پی مبارک بی صاحبہ " -/۲۰۰
" پی خدیجہ بی بی صاحبہ " -/۱۰۰
" سی ایچ رقیہ بی بی صاحبہ " -/۳۰
" پاتھی فاطمہ صاحبہ " -/۱۲۰
" [illegible] " -/۱۵

مکرم ایم ابراہیم صاحب پینگاڑی -/۴۴۵
" این کنہاموں صاحب ماسٹر " -/۱۰۰
" سی برکت اللہ صاحب کوڈالی -/۲۷
" کے ایم محی الدین صاحب " -/۱۰
" وی پی عبد الحی صاحب " -/۷۵
مکرمہ کے پی امۃ الحفیظ صاحبہ " -/۲۵
مکرم وی عبد الکریم صاحب " -/۵
مکرمہ ایم کنی آمنہ صاحبہ " -/۲۰
" یو منیرہ صاحبہ " -/۱۰
" یو طاہرہ صاحبہ " -/۱۰
" اے ٹی فاطمہ صاحبہ " -/۶
" ایم پی عائشہ صاحبہ " -/۵
" سی امۃ اللہ صاحبہ " -/۲۰
" وی پی فاطمہ صاحبہ " -/۵
مکرم شاہ الحمید صاحب منارگھاٹ -/۱۰
" ٹی اے عبد القادر صاحب منگلور -/۴۵
" اے جے عبد اللہ صاحب " -/۳۶
" ایم عبد اللطیف صاحب " -/۳
" ایم عبد الرشید صاحب " -/۱۲۰
" محمد یوسف صاحب " -/۱۰
" کے محمد کنجو صاحب کھیولاکارا -/۱۰۰
" کے محمد کنجو صاحب کرناگاپلی -/۵۰
" اے عبد اللہ کنجو صاحب " -/۸۰
" اے کبیر مہندی صاحب " -/۳۰
" کے محمد کنجو صاحب پال پلی " -/۵۰
مکرمہ فاطمہ کنجو صاحبہ " -/۵
مکرم این کے احمد صاحب پینگاڑی -/۳۰
" ایم رشید کٹی صاحب کھیولاکارا -/۲۰
" کے محمد صاحب ٹیچر کنانور -/۸
" کے راکن صاحب کرولائی -/۲۶
" ایم بشیر کٹی صاحب کھیولاکارا -/۵۰
" پی عبد الرحیم صاحب پینگاڑی -/۱۰۰
" محمد موسیٰ صاحب ٹیلی چری -/۷
" ای ایم بشیر احمد صاحب کرناگاپلی -/۱۵
مکرمہ ایم فاطمہ بی بی صاحبہ کھیولاکارا -/۳۰
مکرم پی عبد الجلیل صاحب پینگاڑی -/۱۲۰
" سی مبارک احمد صاحب کوڈالی -/۱۵
" سلطان احمد صاحب عدن -/۵۵۰
مکرمہ پی کے کنہا بیہ صاحبہ پینگاڑی -/۲۰
" وی پی صالحہ صاحبہ کوڈالی -/۵

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۹ء کو مجھے چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "افضال احمد" تجویز فرمایا۔ بزرگانِ سلسلہ درویشانِ کرام اور احباب کرام سے نومولود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر [illegible] کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار [illegible] احمد [illegible] بیت المال ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ نبوت اور انکارِ دعویٰ نبوت کی تشریح

از مکرم پیرزادہ بشیر احمد صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر - اوچ شریف بہاولپور

اس وقت میرے سامنے اخبار پیغام صلح لاہور کے کچھ پرچے ۵ / جنوری ۱۹۶۹ء تک کے ہیں ۔ ان میں مسلسل ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث کے اعتراض کہ

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا تھا

اور اس کا جواب پیغام صلح میں یوں بمعہ چند کتابوں کے حوالہ جات دے کر لوگوں کو دھوکہ دیا گیا ہے کہ آپؑ نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔

ادھر دوسرے احمدی لوگوں کا یہ عقیدہ بھی پیش ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے بہ حکم خداوندی دعویٰ نبوت کیا تھا

یہ مسئلہ کہ دعوےٰ کیا تھا یا نہ کیا تھا اس کا فیصلہ کن حل کیا ہونا چاہیئے؟ یہ بڑا آسان معاملہ ہے ۔ کیونکہ یہ مسئلہ خود حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا تھا اور آپؑ نے خود اقرار دعوےٰ نبوت اور انکار دعوےٰ نبوت کی تشریح کھلے الفاظ میں فرما دی تھی اس تشریح اور تائید وحی کے بعد کسی احمدی اپنی طرف سے ان الفاظ کو کتابوں سے کچھ ادھر سے کچھ اُدھر سے سطور لکھ کر لوگوں کو مغالطہ میں رکھنا مناسب نہیں ہے

میں "پیغام صلح" اور روح اسلام کے ایڈیٹر صاحبان کو دو خطوط لکھ چکا ہوں کہ میرے خطوط بجنسہ درج اخبار و رسالہ کر کے پھر اپنا جواب بھی ساتھ ہی شائع کر دیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کون حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا سچا پیروکار ہے اور کون اپنے پہلے اعتقادات سے منحرف ہو رہا ہے

پیشتر اس کے کہ مسئلہ کی وضاحت و تشریح حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی طرف سے پیش کروں ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ لاہور کے امیر مولوی محمد علی صاحب کے عقیدہ کو بھی درج کر دوں۔ اور اس عقیدہ کو ان کے امیر موصوف نے ۵۸ سال تک اپنائے رکھا اور پیغام صلح نے اپنی اشاعت ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۹ پر بعنوان نبوت بعد از خاتم النبیین فی الامت تحریر یوں درج کیا تھا کہ

"آنحضرت صلعم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں ۔ رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے مگر آپؐ کے متبعین کامل کے لئے جو آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا"

اور یہ ہمارا اور اہلِ پیغام کا مشترکہ اور متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام آنحضرت صلعم کے متبع کامل تھے ۔ لہٰذا اس امر پر بھی اتفاق ہونا چاہیئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو مقام نبوت سے سرفراز فرمایا

لیکن اسی پیغام صلح کے پہلے صفحہ پر اس کے الٹ یہ الفاظ دیکھ کر حیران ہونا ضروری ہو جاتا ہے کہ

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ نیا نہ پرانا"

اور ہم تو یہی کہیں گے کہ خوش باش

من چہ سرایم و طنبورہ من چہ می سراید

اب میں اس مسئلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وضاحت کی طرف آنا چاہتا ہوں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی انکار دعوےٰ نبوت اور اقرار دعوےٰ نبوت کی تحریرات سے بعض لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا ہو گئے تھے ۔ اور جب حضورؑ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے فوراً اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے

"ایک غلطی کا ازالہ"

شائع فرمایا جس میں اس مسئلہ کو صاف طور پر بیان فرما دیا۔

اب ہر احمدی کہلانے والے کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس اہم مسئلہ کے متعلق اس تشریح اور وضاحت کو قبول کرے اور صادق دل سے اس پر ایمان لائے جو خود حضور علیہ السلام نے فرمائی ہے اور اپنی خود ساختہ تاویلات سے لوگوں کو مغالطہ میں نہ ڈالے۔

اس تشریح کو پیش کرنے سے قبل میں ایک ضروری سوال پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا گزرے ہیں ۔ اور ان میں سے صرف چار تشریعی نبی ہوئے ہیں ۔ باقی تمام کے تمام غیر تشریعی اور بلا کتاب تھے ۔ ان تمام غیر تشریعی نبیوں کو آپ پیغامی اور دوسرے تمام مسلمان بھی نبی مانتے ہیں ۔ اگر وہ سب غیر تشریعی ہو کر بھی نبی تھے تو حضرت مرزا صاحب کو نبی ماننے میں آپ کو تأمل کیوں ہے ، جب کہ خود حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو بار بار غیر تشریعی نبی کہا ہے ۔ اور حضورؑ کا یہ دعوےٰ اللہ تعالیٰ کی وحی والہام کی بناء پر ہے نہ کہ اجتہادی طور پر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر تشریعی نبی ہونے کا دعوےٰ فرمایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور غلامی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو اس منصب جلیلہ پر فائز فرمایا ۔ لیکن چونکہ اس زمانہ میں بھی بعض متردد اور متذبذب قسم کے لوگ موجود تھے اس لئے حضور نے اس موضوع پر ایک خاص رسالہ بنام

"ایک غلطی کا ازالہ"

شائع فرما کر اس کی وضاحت فرما دی ۔ اور تردد و تذبذب کو دور کرنے کی کوشش فرمائی ۔ کیونکہ یہ مسئلہ واقعی اس اہمیت کا حامل تھا کہ خود حضور علیہ السلام اس کی وضاحت فرماتے ۔ تاکہ آئندہ چل کر حضور علیہ السلام کے منصب و مقام کے متعلق نہ تو کسی قسم کا شک و شبہ رہے اور نہ اختلاف ۔ چنانچہ حضورؑ نے بڑے ہی واشگاف الفاظ میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ۔ اور فرمایا :-

"میرا یہ قول کہ

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

اس کے معنے صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں"

پھر حضور فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت میں بعض صاحب (جیسا کہ آجکل پیغامی ہیں ۔ ناقل) جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں ۔ . . . .

. . . . وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے چنانچہ

چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے اس بات کا جواب محض انکار سے دیا گیا ، حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے ۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول مرسل اور نبی موجود ہیں ۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱)

"پیغام صلح" والے اگر واقعی حضور علیہ السلام کو دل سے مسیح موعود اور امام آخر زمان مانتے ہیں تو انہیں حضور کے مندرجہ بالا الفاظ کا انکار نہ کرنا چاہیئے اگر انہیں اپنے اس انکار پر اصرار ہی ہے تو ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام خدا تعالےٰ کی پاک وحی کا حوالہ دیکر خدا تعالےٰ پر بہتان باندھتے تھے اگر اہل پیغام کا یہی عقیدہ ہے تو اس سے احمدیت کا انکار کر دینا ہی ان کے لئے بہتر ہے۔

حضور علیہ السلام اس مسئلہ کی مزید وضاحت یوں فرماتے ہیں :-

"بیشک نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئی ہیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے ۔ یعنی فنا فی الرسول کی (ازالہ ص۲)

پھر فرمایا :-

جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں ۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے ۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے ۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔"

امید ہے کہ پیغامی لوگ احمدی کہلا کر اس واضح تشریح کے بعد اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کریں گے اور اپنی غلطی سے توبہ کریں گے ۔ ہاں اگر حضورؑ کے دعوےٰ نبوت سے انکار کر کے لوگوں سے واہ واہ حاصل کرنا ہی مقصود ہے تو وہ جانیں اور ان کا کام!

درخواست دعا :- میری طبیعت آجکل ٹھیک نہیں رہتی ۔ احباب کرام میرے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں

خاکسار عبد اللہ گیانی ۔ ربوہ

ماریشس کی جماعتہائے احمدیہ کا کامیاب جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

انصار، مہاجرین کو اپنے اپنے ہاں کھانا کھلانے کے لئے لے گئے۔ یہ نظارہ بھی بہت خوب تھا جس کے نتیجہ میں کئی خاندانوں کے باہمی تعلقات قائم ہو گئے کئی غلط فہمیاں دور ہو گئیں جماعت پر بھی کھانے کا بوجھ نہ پڑا اور احباب کو تبلیغ و تربیت کا انفرادی موقع بھی مل گیا۔ اور مہمان نوازی کے خلق پر عمل کرنے کا اچھا موقع ہاتھ لگا۔

دوسرا اجلاس

نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اردو اور انگریزی میں نظمیں پڑھی گئیں اور پھر "احمدیت کے پیغام" پر سیمینار شروع ہوا جس میں پہلی تقریر بھائی ابوبکر خان صاحب مقامی مبلغ نے "مسیح کی زندگی اور موت تازہ ترین تحقیقات کی روشنی میں" کے عنوان سے فرمائی۔ دوسری تقریر بھائی احمد حسین صاحب سوکیہ نے "مسیح کی آمد ثانی" پر اور تیسری تقریر بھائی شمس الحق بادھا صاحب نے "کیا نبی آسکتے ہیں" پر فرمائی۔ یہ اجلاس احمدیوں اور غیر احمدیوں کے لئے دلچسپی کا باعث بنا۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی اور آرام کرنے کی رخصت دی گئی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

صبح ۴½ بجے نماز تہجد باجماعت میں احباب بکثرت شامل ہوئے۔ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے دعائیں کی گئیں اور ملک ماریشس کی ترقی کے لئے بھی دعائیں ہوئیں۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن میں حاضری اور بھی بڑھ گئی تھی جس کے بعد ناشتہ سب حاضرین نے دارالسلام میں مل کر کیا۔ اور نمائش کو دیکھ کر اپنے علم کو بڑھاتے رہے۔ نمائش میں مختلف زبانوں کے تراجم قرآن مجید۔ اسلامی لٹریچر، اسلامی اخبارات اور احمدیہ مسلم مشنوں کی دنیا بھر میں کارگزاری کا جائزہ بذریعہ فوٹوز اور چارٹس پیش کیا گیا تھا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

یہ اجلاس آٹھ بجے شروع ہوا۔ جس میں بھائی مبارک رمضان صاحب نے "والدین کی ذمہ داریوں" پر تقریر فرمائی۔ اور دوسری تقریر ہمارے پریذیڈنٹ مسٹر محمد حنیف صاحب جواہر نے "خدا تعالیٰ رحم کرنے والا ہے" پر فرمائی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد نظم عربی میں پڑھی گئی تھی۔ تیسرے اجلاس میں جماعتہائے احمدیہ کی سالانہ میٹنگ ہوئی جس میں سالانہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد نئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا تھا۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

یہ اجلاس صبح ۱۰½ بجے شروع ہوا جس کی صدارت بینک آف ماریشس کے پہلے گورنر مسٹر انت بیجا دھر صاحب Mr. Anant Beeja Dhar نے فرمائی یہ ہندو دوست ہیں جو غانا اور واشنگٹن میں ہمارے مشنوں سے متعارف ہو چکے ہیں۔ اس اجلاس میں مختلف معزز مہمان شامل ہوئے جن میں قابل ذکر مسٹر جگت سنگھ وزیر صحت و سیکرٹری لیبر پارٹی (یعنی وہ پارٹی جو اس وقت حکمران ہے) مسٹر عبد المنان نقیرا ممبر پارلیمنٹ۔ ملاگاشی سفارت خانہ کے سیکرٹری اور انڈیا کے سفیر مسٹر اوتار سنگھ موجود تھے۔ یونیورسٹی کے پروفیسرز ایک اہم روزنامہ کے ایڈیٹر Mr. Marcel Cabon O.B.E. ایک کیتھولک سوشل ورکر مسٹر نوئیل Noel۔ عیسائی پادری Souchon۔ مسٹر حیدر خان سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ایک چینی مجسٹریٹ Mr. Yip Tong مختلف علاقوں کے زمیندار، اساتذہ اور ورکرز شامل ہوئے حاضرین سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ احمدی احباب نے مہمانوں کی خاطر جگہ دے دی اور ہال سے باہر کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے کارروائی کو سنا۔ سب مہمانوں کی خدمت میں فرنچ اور انگریزی لٹریچر پیش کیا گیا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید اور نظم سے شروع ہوئی۔ برادرم ناصر احمد صاحب جنرل سیکرٹری نے سب حاضرین کو خوش آمدید کہا اور سالانہ رپورٹ کا خلاصہ پیش کیا (مکمل رپورٹ طبع کروا کر ہر ایک کے ہاتھ میں دے دی گئی تھی۔)

پہلی تقریر "ہماری اقتصادی مشکلات کا اسلام کیا حل پیش کرتا ہے" کے موضوع پر حاجی احمد یداللہ صاحب بنول نے فرمائی جس پر ریمارکس دیتے وقت صاحب صدر نے بھی بعض اہم نکات اٹھائے۔

اور بتایا کہ وہ ہندو ہونے کے باوجود کس طرح آج احمدیوں کے سالانہ اجلاس میں شامل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نہ صرف یہاں کے احمدی مشن نے ان کی اور ان کے ملک کی خدمت سرانجام دی ہے بلکہ وہ غانا میں گئے تو وہاں مرزا لطف الرحمٰن صاحب نے ان سے بڑی محبت کا سلوک کیا اور اسلامی لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا پھر چند ماہ بعد وہ ورلڈ بینک کے اجلاس میں شرکت کیلئے واشنگٹن گئے تو وہاں بھی احمدیہ مسلم مشنری نے ان کے لئے بہت کچھ آسانی پیدا کر دی ان تعلقات کی وجہ سے میں آج کے جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں۔

اس کے بعد وزیر صحت نے تقریر فرمائی جس میں بتایا کہ ہمیں اپنے آزاد ملک کی ترقی کے لئے زبردست ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور مفید کاموں کو والنٹیرز کے ذریعہ سے سرانجام دینے کے لئے جماعت احمدیہ ہماری رہنمائی کر سکتی ہے جنہوں نے دارالسلام میں تین منزلہ عمارت اپنے ہاتھوں سے بنا کر بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔

پھر خاکسار نے "ہماری سوشل مشکلات کا اسلامی حل" کے موضوع پر تقریر کی جس کی توفیق اللہ تعالیٰ نے بیماری کے باوجود دی۔ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ انسان کی انفرادی، خاندانی، اور جماعتی مشکلات کا ذکر کر کے ان کا حل قرآن مجید کی روشنی میں بتایا۔ بعدہٗ ہمارے اہم روزنامہ Advance کے چیف ایڈیٹر Mr. Marcel Cabon O.B.E. جو کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ انہوں نے اسلام کے متعلق بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے ان کے نزدیک اسلام انسانی ہمدردی اور مساوات کا مذہب ہے۔

آخری تقریر مسٹر Noel کی تھی جنہوں نے جماعت احمدیہ کی فراخدلی اور باہمی اخوت کی تعریف فرمائی۔ کہ انہیں عیسائی ہونے کے باوجود اس جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت دی گئی۔

بالآخر سامعین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ کے خاتمہ کا اعلان ہوا اور لنچ (ظہرانہ) کیلئے سب احباب کو مشن ہاؤس کی نئی عمارت میں آنے کی دعوت دی گئی جہاں خدام نے بڑے قرینہ سے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مہمانوں کو حسب خواہش گوشت یا مچھلی یا سبزی کی بریانی دی گئی کھانا عمدہ مگر سادہ تھا اور تحریک جدید کے اصولوں کے مطابق صرف ایک ہی ڈش پیش کی گئی احمدی اور غیر احمدی احباب خوب محظوظ ہوئے ظہر کی اذان سننے پر غیر مسلم احباب نے رخصت لی اور باقی سب نے نماز کی تیاری کی۔ جاتے وقت بعض احباب نے وزیٹر بک میں لکھا

۱۔ ایک چینی مجسٹریٹ نے لکھا "امید کرتا ہوں کہ اس مفید سیمینار کو جماعت باقاعدہ منعقد کیا کرے گی۔"

۲۔ ایک ہندو ریٹائرڈ آنریری نے لکھا "ہر لحاظ سے قابل تعریف جلسہ"

۳۔ ایک مسلمان دوست نے لکھا "ایک حیران کن جلسہ جس میں ہر ایک شامل ہونے والے کو فائدہ ہوا۔" بہت سے مہمانوں نے یہی لکھا "کامیاب ترین جلسہ"

پیغامات

اس پہلے جلسہ پر ہم نے سب احمدیہ مشنوں سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنی جماعتوں کی طرف سے پیغامات بھجوائیں۔ ربوہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ والتبشیر کا حوصلہ افزا پیغام ملا جس میں جماعت کے کام کو سراہا اور مزید فرانسیسی لٹریچر پیدا کرنے کی ترغیب دلائی۔

قادیان دارالامان سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا اہم پیغام ملا۔ پھر مولانا احمد شمشیر صاحب سوکیہ کا مڈغاسکر سے۔ مولانا عبد الکریم صاحب شرما کا نیروبی سے۔ مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت غانا سے، مولانا محمد صدیق صاحب امیر جماعت سیرالیون۔ ڈاکٹر ظہور شاہ صاحب انچارج مبلغ فجی۔ سنگاپور ملایا سے مولوی محمد عثمان صاحب چینی اور مولوی محمد سعید صاحب انصاری۔ ان سب پیغامات کو سن کر احباب جماعت بہت محظوظ ہوئے کہ کس طرح احمدیت کے ذریعہ سے ایک زبردست اخوت دنیا میں قائم ہو گئی ہے ان پیغامات کا خلاصہ خاص اجلاس میں بھی سنایا گیا۔

رپورٹیں

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ہمارے جلسہ کی فلم ٹیلیویژن والوں نے لی اور ہفتہ کے دوران دو مرتبہ اہم پروگرام میں دکھائی جس کا اثر ملک بھر پر ہوا۔ پھر تین روزنامہ نے بھی جلسہ کی فوٹوز اور رپورٹیں شائع کیں ایک ہفت روزہ نے تو دو دفعہ ہی دو نمبروں میں فوٹوز اور رپورٹ شائع کیں۔ ہم نے عید الاضحیٰ پر اپنے اخبار کا خاص نمبر نکالا جس میں جلسہ کی مفصل رپورٹ شائع ہوئی اور اہم شخصیتوں کی تقاریر بھی اور یہ اخبار ملک کے کونے کونے میں پھیلایا گیا ہمارا یہ پہلا دو روزہ سالانہ جلسہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ اور جماعت کو ترقی بخشے۔ آمین۔

اداریہ .... بقیہ صفحہ نمبر ۲

جماعت نے بارہا اس بات کی وضاحت کی کہ تم جس بزرگ نبیؐ کی اطاعت کا دم بھرتے ہو اُسی کی غلامی کا شرف ہمیں بھی حاصل ہے۔ ہمیں آپؐ کی نبوّت سے سرِمُو انحراف نہیں اور نہ آپؐ سے ہٹ کر کسی طرح کا کوئی دعویٰ ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے مراتبِ رُوحانیہ کے بارے میں صاف لکھا:-

"(اللہ تعالیٰ) ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ایسا ہم کلام ہُوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر مَیں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔"

(تجلّیاتِ الٰہیّہ۔ صفحہ ۲۴ و ۲۵)

اس وضاحت کے ہوتے ہوئے علماء کا لڑتے رہنا کوئی اچھا کام نہ تھا جس کا الجمعیۃ کو بھی اعتراف ہے۔ بایں ہمہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنے زمانہ میں اور آپ کے بعد آپ کی جماعت اس اہم فریضہ سے کبھی غافل نہیں رہی۔ بلکہ جمعیۃ العلماء والے جس کام کے نقطۂ آغاز پر تاحال "غور" ہی کر رہے ہیں، بحمد اللہ جماعتِ احمدیہ اس مہم کا ایک بڑا حصّہ سر بھی کر چکی ہے۔ اور دُوسرے مسلمان، جماعتِ احمدیہ کا کیا مقابلہ کرسکیں گے جب کہ اُن کی اپنی عملی حالت زبانِ حال سے پکار رہی ہے ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی پُر خلوص جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج دُنیا کے متعدد ممالک میں احمدیہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔ مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ اور کی جا رہی ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر اُن کی اپنی زبانوں میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ اس طرح کی مسلسل نیک مساعی اور احمدی مبلّغین کی قربانی سے وہاں کے اصل باشندے بتدریج اسلام کے قریب آرہے ہیں۔ اور ایک بڑی تعداد حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر شب و روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہی ہے۔ نہ صرف غیر ممالک میں بلکہ خود اپنے ملک ہندوستان میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے خالص رُوحانی بنیادوں پر تبلیغِ اسلام کا کام بدستور جاری ہے۔ اور محبت و پیار کے ساتھ غیر مسلموں میں اسلام کے منوّر چہرہ کو مؤثر طریق پر پیش کیا جاتا ہے۔ مرکزِ سلسلہ قادیان اور اس کے مضافات میں غیر مسلم آبادی جماعتِ احمدیہ کی پُرخلوص مساعی اور بنی نوع انسان کے ساتھ اس کی سچی خیر خواہی اور بے لوث ہمدردی کی معترف ہے۔ جس انداز میں احمدیہ جماعت اسلامی تعلیمات کا حسین رُخ پیش کرتی ہے اس سے اندر ہی اندر اسلام کے ساتھ الفت اور محبت کا رشتہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ جس کسی نے اسلام کو احمدیت کے آئینہ میں مشاہدہ کیا وہ اسلام کے زیادہ قریب ہوگیا۔ اور یہ ایک ایسی مسلّمہ حقیقت ہے جو آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کا رنگ رکھتی ہے۔ یہی وہ ٹھوس خدمات ہیں جو صحیح بنیادوں پر تبلیغِ اسلام کے میدان میں جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے۔ اور دیگر مسلمانوں کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے ــــــــ !!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی ادائگی کی آخری میعاد ماہ جون مطابق احسان کو ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا جن دوستوں نے تاحال اپنے وعدوں کی مکمل ادائگی نہیں کی وہ جلد از جلد توجہ کریں اور میعاد کی آخری تاریخ کا انتظار نہ کریں ــــــ ناظر بیت المال (آمد) قادیان

ریاست جموں و کشمیر کے احمدی احباب سے
ضروری گذارش

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ معرفت نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

سلسلۂ احمدیہ کی تاریخ محفوظ کرنا انتہائی ضروری امر ہے۔ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کے اوّلین بزرگوں کی تاریخ جن کی کوششوں سے احمدیت پھیلی، آج محفوظ نہ کی گئی تو سلسلہ کی تاریخ کا اوّلین اور اہم ترین حصّہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کے اطراف و اکناف سے اور دُور دراز پہاڑی علاقوں اور دشوار گذار پہاڑی راستوں سے یہاں تک کہ ہفتوں پیدل چل کر بھی جو لوگ قادیان پہنچے اور حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی شناخت کر کے زیارت اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اُن کی قدر کرنا۔ اُن کے حالات محفوظ کرنا ہمارا اور بعد کی نسلوں کا قومی فریضہ ہے۔ جماعتوں اور قوموں کی توسیع و ترقی کے لئے اخلاف کا اہم فریضہ ہے کہ اپنے اسلاف کو مُردہ نہ ہونے دیں بلکہ انہیں زندہ رکھیں۔ اُن کا ذکرِ خیر کرتے رہیں۔ اور اُن کا نمونہ اپنائیں۔ اسی غرض سے "ریاست جموں و کشمیر کی احمدیت کی تاریخ" مرتب کرنے کا کام نظارت اصلاح و ارشاد کی اجازت سے شروع کیا گیا ہے۔ جس کے لئے احباب کرام کا تعاون مطلوب ہے۔ جہاں تک میں معلوم کر سکا ہوں سوائے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت راجہ عطا محمد خان صاحبؓ یاڑی پورہ۔ حضرت خلیفہ نور الدین جمونی رضؓ کے کسی ایسے بزرگ کے حالات سلسلہ کے اخبارات و کتب میں غالباً شائع نہیں ہوئے جو ریاست جموں و کشمیر سے تعلق رکھتا ہو۔ اور جن کی سرسری تعداد جو خاکسار کی تحقیقات سے معلوم ہوئی ہے ساٹھ سے اُوپر ہے۔ ذیل میں معلوم بزرگان کرام جموں و کشمیر کی فہرست درج کی جاتی ہے تا کہ احباب کرام مذکورہ تین بزرگوں کو مستثنیٰ کر کے باقی حضرات کے متعلق اپنی معلومات سے خاکسار کو آگاہ فرمائیں۔ کیونکہ ریاستی بزرگ قریباً سارے ہی اب وفات پا چکے ہیں۔ اس وقت ان سب مرحوم بزرگان کے حالات معلوم کرنے کا یہی ذریعہ ہے کہ بزرگوں کے پسماندگان اور واقفین و متعلقین جیسے جو کچھ معلوم ہو اُس سے ہمیں بر وقت آگاہ فرمائیں۔ مرحومین کے حالات جمع کرنے میں اس وقت بھی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اس سے احباب اندازہ کرلیں کہ بعد میں کتنی مشکلات پیش آئیں گی۔ پس ضروری ہے کہ ہم مرحوم بزرگوں کے حالات بالعجلت فرصت میں محفوظ کرالیں۔ یہ بہترین موقعہ ہے اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ دراصل ہم سے بڑی غفلت ہوئی ہے کہ آج تک اُن کے حالات محفوظ نہیں کرسکے۔ معلوم ریاستی بزرگان کی فہرست درج ذیل ہے۔ پہلے اُن اصحاب کے نام درج کرتے ہیں جو تین سو تیرہ صحابہ میں شامل تھے۔

۱۶۴۔ حضرت خلیفہ نور الدین جمونی رضی اللہ عنہٗ۔
۱۶۵۔ میاں اللہ دتا صاحب جمونی رضؓ۔
۲۱۵۔ حضرت خواجہ جمال الدین صاحبؓ بی اے لاہور۔ حال جموں۔
۲۴۰۔ حضرت سید ناصر شاہ صاحبؓ اوورسیر اوڑی۔ کشمیر۔
۲۵۸۔ حضرت مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ حال کشمیر۔ (۲۷۳) حضرت میاں محمد دین صاحب جموں۔

یہ نام اُسی طرح اُسی ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔ جس طرح زمانہ مسیح موعود علیہ السلام میں درج ہوئے ہیں۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم)

دیگر بزرگان کرام

۷۔ راجہ عطا محمد خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یاڑی پورہ
۸۔ مولوی سرور شاہ صاحبؓ گنگچھی مظفر آباد۔
۹۔ راجہ یار محمد خان صاحب علاقہ کرناہ کشمیر۔
۱۰۔ خلیفہ عبد الرحیم جموں۔ (۱۱) حاجی عمر ڈار صاحب آسنور کشمیر۔ (۱۲) مولوی محمد ابراہیم صاحب آسنور (۱۳) محمد حسن جو آسنور (۱۴) انور ملک آسنور۔ (۱۵) مولوی غلام احمد لون آسنور (۱۶) مولوی حبیب اللہ آسنور۔ (۱۷) محمد جو گاگرن (کشمیر)۔ (۱۸) جمال الدین گاگرن (کشمیر)۔ (۱۹) میر حبیب اللہ گاگرن کشمیر۔ (۲۰) خواجہ عبد الرحمٰن میر آسنور (۲۱) مولوی عبد اللہ شوپیان کشمیر (۲۲) غلام رسول رضی اللہ عنہ مالو۔

(مسلسل صفحہ ۱۲ کالم ۳)

مالی سال کا آخر

عہدیداران کرام اور احباب جماعت فوری توجہ فرماویں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اب بمشکل تین ہفتے باقی ہیں۔ جماعتوں کے بجٹ لازمی چندہ جات اور اس کے مقابل پر جماعتوں کی طرف سے عرصہ گیارہ ماہ میں جو وصولی ہوئی ہے۔ اس کا جائزہ لینے سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی لازمی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ اور بعض جماعتوں کی طرف سے وصولی میں کافی کمی ہے۔ اور کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی بجٹ کے مقابل پر برائے نام ہوئی ہے ——— دوران سال میں ہر ماہ جماعتوں کے نسبتی بجٹ، وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے آگاہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور دیگر تحریکات کے ذریعہ بھی متواتر توجہ دلائی جاتی رہی ہے ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اخراجات کی بنیاد جماعتوں کی طرف سے متوقع چندہ جات کی آمد پر رکھی جاتی ہے۔ اور سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت قرض لے کر بھی اخراجات کو جاری رکھنا پڑتا ہے۔ اس امید پر کہ آخر مالی سال تک جماعتیں اپنے ذمہ کے واجبات ادا کر دیں گی۔ لیکن جو جماعتیں اپنے مالی فرائض صد فیصدی ادا کرنے میں کوتاہی اختیار کرتی ہیں اُن کی وجہ سے جو غیر معمولی زیر باری اور مشکلات کی صورت پیش آتی ہے اس کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔ خصوصاً تقسیم ملک کے بعد ہمارے ذرائع آمد محدود ہو جانے کے باعث مرکز قادیان جس دور میں سے گذر رہا ہے اس میں احباب جماعت کی اپنے مالی فرائض سے معمولی عدم توجہی بھی غیر معمولی اور ناقابل تلافی نقصان اور مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"جو شخص خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے ذمہ بقایا ہے۔"

نیز فرمایا:-

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کے لئے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کر دے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت دین کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اُٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کر اور آفات و مصائب سے اُسے محفوظ رکھ۔"

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

(۲۳) محمد شعبان ریشی رضی اللہ عنہ آسنور
(۲۴) مدو خان صاحب رضی اللہ عنہ یاڑی پورہ کشمیر۔
(۲۵) مولوی عبد الصمد صاحب رضی اللہ عنہ ادہ گام
(۲۶) خلیل الرحمٰن رضی اللہ عنہ پنجہڑی کشمیر
(۲۷) ملک غلام احمد ادہ گام کشمیر
(۲۸) فقیر محمد بھٹی ڈار آسنور۔
(۲۹) امیر ریشی آسنور۔
(۳۰) راجہ حیدر خان رضی اللہ عنہ یاڑی پورہ۔
(۳۱) مستری یعقوب علی رضی اللہ عنہ جموں۔
(۳۲) ولی محمد صاحب رضی اللہ عنہ رشی نگر (کشمیر)
(۳۳) محمد رمضان پڈر رشی نگر (کشمیر)
(۳۴) عبد العزیز پڈر (کشمیر)
(۳۵) غلام رسول ڈار آسنور۔
(۳۶) سید سیف اللہ شاہ رضی اللہ عنہ بیج بہاڑہ (کشمیر)
(۳۷) خواجہ صابر جو صاحب رضی اللہ عنہ " " "
(۳۸) مولوی عبد الرحمٰن " " "
(۳۹) عبد الرحیم صاحب سلواہ پونچھ (کشمیر)
(۴۰) میاں سانولا صاحب پیٹھاناتیر " "
(۴۱) عبد الواحد صاحب چارکوٹ (راجوری) کشمیر
(۴۲) مولوی عطاء اللہ صاحب " " " "
(۴۳) قاضی محمد اکبر رضی اللہ عنہ بڈھانوں (راجوری) "
(۴۴) قاضی اکبر دین رضی اللہ عنہ چارکوٹ " "
(۴۵) چوہدری جہاں منگا رضی اللہ عنہ سنجوٹ تحصیل مینڈر "
(۴۶) مولوی محبوب عالم علاقہ کوٹلی (جموں) کشمیر
(۴۷) قاضی فیروز الدین گوٹی (پونچھ) کشمیر
(۴۸) قاضی بہادر علی " " "
(۴۹) عبد القادر رضی اللہ عنہ آسنور۔ "
(۵۰) حضرت حاجی غفار جو باندی پورہ "
(۵۱) حاجی عبد اللہ رضی اللہ عنہ " " " "
(۵۲) حاجی غلام احمد ملک رضی اللہ عنہ " " "
(۵۳) حاجی عبد الصمد رضی اللہ عنہ " " "
(۵۴) میاں غلام قادر صاحب چارکوٹ (راجوری) کشمیر۔
(۵۵) سید محمد حسن شاہ گنڈر ظفر آباد کشمیر
(۵۶) حضرت مستری فیض احمد صاحب رضی اللہ عنہ جموں۔
(۵۷) مستری عبد الرحمٰن صاحب "
(۵۸) مستری عمرا خان صاحب "
(۵۹) مستری شہاب الدین (مجبر مبارک) "
(۶۰) منشی نواب خان صاحب " "
(۶۱) مفتی فضل احمد صاحب " "
(۶۲) سید شاہ محمد صاحب " "

یہ صرف ریاستی بزرگوں کے نام ہیں جو ہمیں تا حال معلوم ہوئے ہیں۔ ان میں بعض نام تحقیق طلب ہیں کہ آیا وہ اصحاب مسیح موعود میں شامل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ بعض ایسے حضرات ہیں جنہوں نے زمانہ مسیح موعود میں بذریعہ خط بیعت کی۔ مگر انہیں حضور کی زیارت کا موقعہ میسر نہیں آیا یہاں تک کہ حضور کی وفات ہو گئی۔ اس لئے ان معلوم بزرگوں کے علاوہ بھی اگر یقینی ذرائع سے کسی دوست کو کسی صحابی کا نام یا کام معلوم ہو تو وہ مطلع فرمائیں۔

اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ آج تک ریاست جموں کشمیر میں جو احمدیہ لٹریچر مقامی جماعتوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا ہے بقید تاریخ و سنہ اس کی فہرست سے مطلع کیا جائے تا وہ بھی محفوظ کر لی جائے۔ ایسے معاونین ضرور اجر کے مستحق ہوں گے جو سلسلہ کی تاریخ محفوظ کرنے میں کوشاں ہوں گے۔ آج کی غفلت اور لاپرواہی کی تلافی بعد میں مشکل ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ دیت ہدایہ ……

محمد اسد اللہ قریشی مربی سلسلہ
معرفت نظارت اصلاح وارشاد ربوہ۔

یہ ہمت خیال فرمائیے

کہ آپ نوائی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پرزہ نایاب ہو گیا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبر 23—1652 / 23—5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر مردینر۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کیلئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری
۱۰- پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵
ٹیلیفون نمبر 24 - 3272

تار کا پتہ
گلوب ایکسپورٹ

شو روم
۳۱/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱
ٹیلیفون نمبر 34-0401